REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ — وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۳۶

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
بیرونی ممالک بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN—143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ تبوک (ستمبر):- سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع کے مطابق "حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں"۔ الحمد للہ۔ احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے عزیز آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں حضورِ انور کو ہمیشہ اپنی خصوصی تائیدات اور نصرتوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

● — روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۲ ظہور (اگست) میں شائع شدہ اطلاع کے مطابق حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی پنڈلیوں اور کمر میں درد ہے اور کمزوری بھی بہت ہے۔ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ اور برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

● — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۶ ذوالحجہ ۱۴۰۴ ہجری — ۶ تبوک ۱۳۶۳ ہش — ۶ ستمبر ۱۹۸۴ء

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اگر آپ قربِ الٰہی کی تمنا رکھتے ہیں تو تبلیغ پر سب سے زیادہ زور دیں!

خدام الاحمدیہ بھارت کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی اہم اور خصوصی پیغام

اسلام چونکہ ایک تبلیغی مذہب ہے اس لئے ہر مسلمان کا یہ فرضِ اولین ہے کہ وہ حتی الامکان تبلیغ و اشاعتِ دین میں کوشاں ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اُمتِ مسلمہ کے قیام کا بنیادی مقصد ہی یہ بیان فرمایا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (آل عمران : ۱۱۱) یعنی تم وہ خیرِ اُمت ہو جو نوعِ انسان کی ہمدردی اور خیر خواہی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ ہر آن لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے رہو۔ اور بدی سے منع کرتے رہو۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں میں اپنے اس فرضِ منصبی کا احساس رہا فتح و کامیابی اُن کے قدم چومتی رہی۔ مگر جیسے ہی تبلیغ و اشاعتِ دین کا یہ جذبہ اور تڑپ مفقود ہوتا شروع ہوئی، ناکامی و نامرادی اُن کا مقدر بنتی چلی گئی۔ تا آنکہ اسلام کا سرسبز و شاداب چمن اپنی تمام رونق کھو بیٹھا۔

اُمتِ مسلمہ کے خزاں دیدہ چمن پر سینکڑوں سال کا طویل زمانہ گزرنے کے بعد آج ہم پھر اُس مبارک و مسعود دور میں داخل ہو چکے ہیں جو فرمانِ الٰہی لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ (الفتح : ۲۹) کے مطابق اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا دور ہے۔ فی زمانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثتِ مبارکہ کا مقصد بھی یہی ہے کہ دینِ اسلام کو اُس دائمی اور عالمگیر روحانی غلبہ سے ہمکنار کیا جائے جس کی الٰہی نوشتوں میں پہلے سے بشارت دی جا چکی ہے۔ غلبہ اسلام کی ان موعودہ ساعتوں کو قریب سے قریب تر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد تبلیغ و اشاعتِ دین کو اپنی زندگی کا مقصد و نصب العین بنا لے۔ خصوصاً آج کے مخدوش اور نامساعد حالات میں جبکہ علماء سُوء اپنے اس فرضِ منصبی کو یکسر فراموش کر کے غیروں کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنے کی بجائے اپنوں ہی کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے درپے ہیں، ہماری یہ ذمہ داری پہلے سے دوچند ہو جاتی ہے۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے بابرکت عہدِ خلافت کے آغاز ہی سے تمام افرادِ جماعت کو اس اہم ملی فریضہ کی کما حقہٗ بجا آوری کی پُرزور تلقین فرما رہے ہیں۔ اور اب اسی ضمن میں حضور پُرنور نے بطورِ خاص بھارت کے خدام کے نام یہ اہم اور خصوصی پیغام ارسال فرمایا ہے کہ :-

"سب دوستوں کو میرا محبت بھرا اسلام اور دعا۔ اگر آپ قربِ الٰہی کی تمنا رکھتے ہیں تو اس دور میں تبلیغ پر سب سے زیادہ زور دیں۔ ہر احمدی سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے" (مکتوب بنام صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت۔ رقم فرمودہ مورخہ ۹/۸/۸۴)

پیارے آقا کا اپنے ناچیز خدام کو بنفسِ نفیس یاد فرمانا یقیناً ہماری خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے۔ مگر ہماری یہ خوش بختی عملی طور پر ہم سے بھی یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم سب اس آواز پر والہانہ لبیک کہیں اور اس بات کا پختہ عہد کریں کہ آج کے بعد ہم میں سے کوئی بھی خادم ایسا نہیں رہے گا جو اپنے جان و دل سے محبوب آقا کے منشاءِ گرامی کو پورا نہ کر رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار:- صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ر تبوک ۱۳۶۳ہش

دُشمنانِ اسلام کے نقشِ قدم پر

آج ہمارا مُرغِ تخیل ابنائے روزگار کی عائد کردہ تمام تر پابندیوں اور قیود سے آزاد ہوکر وادیٔ مکّہ کی اُن فضاؤں میں محوِ پرواز ہے جو لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی صداؤں سے معمور ہیں۔ اور جہاں شمعِ نورِ محمدی کے لکھوکھا خوش نصیب پروانے اطراف و اکنافِ عالم سے جمع ہوکر فریضۂ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ اُن وہی پاک اور مقدس سرزمین جس کے ذرّے ذرّے میں نہاں شعائر اللہ کی زیارت کے لئے ہر احمدی کی رُوح بے چین اور اس کا دِل بے قرار رہتا ہے۔ مگر افسوس! کہ دولت و ثروت اور حکومت و اقتدار کے نشہ میں سرشار وقت کے جابر حکمرانوں نے اللہ کے اِس گھر کے دروازے بھی اس کے لئے مسدُود کر دیئے ہیں۔ اور یہ اذیت ناک ذہنی سزا محض اِس جُرم کی پاداش میں دی گئی ہے کہ اُس نے ایک داعی اِلی اللہ کی آوازسُنی اور کمال سعادت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُس آواز پر والہانہ لبّیک کہا۔

سب سے زیادہ اذیت ناک اور تکلیف دِہ امر یہ ہے کہ سعودی حکومت کے اِس سراسر غیر اِسلامی اور غیر منصفانہ اقدام کے خلاف کوئی آواز اُٹھانے کی بجائے پاکستان کے بعض شقی القلب مولویوں نے بڑے فخر کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ سعودی حکومت کی طرف سے احمدیوں کے لئے حج بیت اللہ شریف پر پابندی کئی سالوں کی مُسلسل جدوجہد کے بعد خود اُنہوں نے لگوائی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ احمدیت کی اندھا دھند مخالفت میں جو کردار علماءِ سُوء ادا کر رہے ہیں، کیا واقعی وہ اسلام دوستی کا مظہر ہے یا اُس کے ڈانڈے اسلام کے دُشمنوں، باغیوں، اور سرکشوں سے ملتے ہیں؟ اِس زاویۂ نگاہ سے جب ہم تاریخِ اسلام کی ورق گردانی کرتے ہیں تو یہ دیکھ کر انتہائی تعجب اور افسوس ہوتا ہے کہ سب سے پہلا موحّد اور کلمہ گو مسلمان جسے حج بیت اللہ شریف کی سعادت سے محروم کیا گیا وہ حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجُود تھا۔ جنہیں مشرکینِ مکّہ نے حُدیبیہ کے مقام پر روک کر طوافِ بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کئے بغیر واپس مدینہ لوٹ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ھُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (الفتح: ۲۶) وہ لوگ جنہوں نے تم کو (مراد آنحضور صلعم اور آپؐ کے صحابہؓ کو) مسجدِ حرام کی زیارت سے روکا مسلمان نہیں بلکہ مشرک اور کافر تھے۔ کیونکہ ایک حقیقی اور خدا ترس مسلمان سے یہ توقع ہی نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنے مُسلمان بھائی کو اللہ کے گھر کی زیارت سے روکے۔ وَمَا لَھُمْ اَلَّا یُعَذِّبَھُمُ اللّٰہُ وَھُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (الانفال: ۳۴) ایسے ظالموں کے لئے جو اللہ کے بندوں کو مسجدِ حرام کی زیارت سے روکتے ہیں کوئی وجہِ جواز نہیں کہ اللہ اُن کو دردناک عذاب میں مُبتلا نہ کرے۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے جہاں کلمہ گو مسلمانوں کو زیارتِ خانہ کعبہ سے روکنے والوں کے اسلوبِ فکر ونظر کی تعیین فرمائی ہے وہاں اُن کی طرف سے روا رکھے جا رہے اس ظلمِ عظیم کی پاداش میں اُن کے دردناک انجام کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ مگر بغض و تعصّب اور جہالت وہٹ دھرمی کی انتہا دیکھئے کہ آج مخالفینِ احمدیت، اللہ کی اِس وعیدِ شدید کی موجودگی میں بھی اِس صریحاً غیر اسلامی فعل کو اپنی طرف منسُوب کرنے میں فخر محسوس کر رہے ہیں ـــ یا للعجب۔

برسبیلِ تذکرہ یہاں اس امر کی وضاحت کر دینا بھی بے محل نہ ہوگا کہ حجرہ نشین مولویوں کی طرف سے احمدیوں کیلئے حج بیت اللہ شریف کرنے پر پابندی عائد کرنے کا پہلا شرمناک مطالبہ اغلباً ۱۹۲۷ء میں کیا گیا تھا اُن دنوں سعودی عرب کی عنانِ حکومت سلطان ابن سعود مرحوم کے ہاتھ میں تھی۔ مرحوم سلطان چونکہ تقویٰ و خشیتِ الٰہی رکھنے کے ساتھ ساتھ اسلام اور مسلمانوں کا حقیقی درد بھی رکھتے تھے اِس لئے انہوں نے کمال فراست کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس موقعہ پر جو معقول اور منصفانہ فیصلہ فرمایا وہ مولانا عبدالماجد دریا آبادی کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے:-

"مرحوم نے مولوی صاحبان سے پوچھا کہ آیا قادیانی حج کو اسلام کا رُکن اور اس کو فرض سمجھتے ہیں یا نہیں؟ جواب میں انہیں یہ کہتے ہی بنی کہ یہ لوگ حج کو فرض سمجھتے ہیں۔ اس پر مرحوم نے فرمایا کہ جو شخص حج کی فرضیت کا قائل ہے اور اُسے اسلام کا ایک اہم رُکن سمجھتا ہے اُسے حج سے روکنے کا مجھے حق نہیں۔"

(صدقِ جدید ۶ر اگست ۱۹۶۶ء)

مگر افسوس کہ نیک دِل شاہ ابنِ سعود کی آنکھیں بند ہوتے ہی کفر و ایمان کے پیمانے بھی بدل گئے۔ اب سعودی حکومت کی زمام ایسے ہاتھوں میں آئی جو تقویٰ اور خشیتِ الٰہی کے اعلیٰ جوہروں سے یکسر تہی تھے۔ اور بذاتِ خود خلیفۃ المسلمین بننے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ نتیجۃً حجرہ نشین مولویوں کی بن آئی۔ اور ان کی "کئی سال کی مسلسل کوشش" کامیاب ہوگئی ـــ آج ہمارے، دِل محرومی و مہجوری کے جانگسل احساس میں مبتلا ہونے کی وجہ سے یقیناً غمگین اور افسردہ ہیں مگر ابتلاء و آزمائش کی اِن کٹھن گھڑیوں میں اللہ کا یہ فرمان رہ رہ کر ہماری ڈھارس بھی بندھا رہا ہے کہ سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا (الفتح: ۲۴) اللہ کی جو سُنّت پہلے جاری تھی وہ آئندہ بھی جاری رہے گی۔ اور تم اس میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے ـــ!!

ـــ خورشید احمد انور ـــ

فرعونی فیصلہ

تاثرات، حکومتِ پاکستان کے صدارتی حکمنامہ کے بعد

۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈی نینس کے بعد ذہن و قلب کی جو کیفیت ہوئی اور اس کے بعد اس ظالمانہ اور بہیمانہ فیصلہ سے ہمارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو ربوہ جیسی پیاری بستی کو چھوڑنا پڑا۔ ان دُکھ بھرے واقعات نے قلب و ذہن کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ـــ پیارے آقا نے ربوہ چھوڑنے سے قبل مسجد میں تمام حاضرینِ جماعت کو، کھڑے ہو کر دیکھا اور احبابِ جماعت سے فرمایا "میں کچھ کہنے کے لئے نہیں کھڑا ہوا ہوں۔ بلکہ احبابِ جماعت کو صرف دیکھنا چاہتا ہوں۔" اس وقت آقا کی نگاہوں کے جو پیمانے تھے اس کو دیکھکر احبابِ جماعت کے قلوب کس طرح بے چین اور تڑپ اُٹھے ہوں گے، میری اس نظم کا پہلا شعر اسی کیفیت کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کے بعد احبابِ جماعت نے ایمان و عشق کے جو مظاہرے کئے، اپنے آقا کے ارشاداتِ عالیہ کے آگے سرِ تسلیم خم کیا، ان ہی جذبات و احساسات کو شعری جامہ پہنایا ہے۔

نعمت انور یادگیری

آنکھوں سے ہی آنکھوں کو پیغام اگر آئے
دیوانے کو پھر کیسے قابو میں کیا جائے

اک حشر مچا یا ربّ پھر کس نے ستم ڈھائے
لگتا ہے ترا کوچہ دیوانوں سے بھر جائے

سُنتے ہیں کہ اب اُس نے یہ حکم لگایا ہے
اک حرفِ وفا لب پر ہرگز نہ کوئی لائے

ہونٹوں پہ لگی مُہریں پھر ہے یوں خیالوں پر
اُس بزم میں کس طرح جینے کی سزا پائے

مانا کہ ہمیں شکوہ اُن سے ہے نہ دُنیا سے
جب دِل نہ ہو قابو میں کیوں آنکھ نہ بھر آئے

انساں سے محبت کے جلوؤں کو وہ کیا جانیں
نفرت کے اندھیروں میں جو عمر گزار آئے

ساقی نے پلایا ہے اِک جامِ بقا یارو!
کیا خوف ہو رِندوں کو جاں جائے کہ سر جائے

پیغام محبت کا ہر سمت سُنائیں گے!
حق بات کسی دِل میں ممکن ہے اثر جائے

سو جان سے راضی ہیں جس میں ہو رضا تیری!
طوفانِ بلا چاہے حد سے ہی گزر جائے

ہم دولتِ دُنیا کو ٹھکرا کے چلے انور
اک سودا سمایا ہے سر میں کہ وہ مِل جائے

خطبہ جمعہ

مَیں جماعت کو بار بار نصیحت کرتا ہوں کہ کبھی بھی ہرگز جارحانہ راہ اختیار نہ کریں اور پورے صبر کے ساتھ اپنے مسلک پر قائم رہیں

جب قوموں کو صبر دینے والے سے واسطہ ہو تو پھر دنیا کی کوئی طاقت بھی اُن کے صبر کے پیمانہ کو لبریز نہیں کر سکتی!

اُن کے صبر کا پیمانہ اگر چھلکتا ہے تو دعاؤں میں آنسوؤں کے ذریعہ چھلکتا ہے، ظلم کا بدلہ ظلم کی صورت میں کبھی نہیں چھلکتا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کا جو رستہ تجویز فرمایا ہے اُس کو پکڑے رکھیں۔ صبر کے نتیجہ میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک احمدیت پھیل جائے گی!

یہی وہ پیغام ہے جو آنحضور مومنین کو دینا چاہتے ہیں، اور یہی وہ مضمون ہے جو سورۃ عصر میں بیان ہوا ہے جو راتوں کو دن بنانے والا مضمون ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۲ ر شہادت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۲ ر اپریل ۱۹۸۳ء۔ بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ!

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"مَیں نے گزشتہ سے پیوستہ خطبہ جمعہ میں وَالْعَصْرِ کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے اِس سورۃ کے دوسرے حصّہ کے بعض مضامین خصوصیت کے ساتھ احبابِ جماعت کے سامنے پیش کئے تھے۔ اس کے متعلق مجھے

ایک دوست کا خط

موصول ہوا جس سے یہ پتہ لگا کہ وَالْعَصْرِ کے متعلق جب مَیں بعض باتیں بیان کر رہا تھا تو اس میں مجھ سے دو غلطیاں سرزد ہوئیں۔ خط لکھنے والے دوست کا مَیں بہت ممنون ہوں۔ کیونکہ وہ غلطی ایسی ہے کہ اس کا یہ حصّہ خصوصاً اِس نوعیت کا ہے کہ اس کی اصلاح ہونی ضروری ہے[1] اس دوست نے مجھے لکھا کہ والعصر کے متعلق مَیں نے یہ جو کہا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے ہزار سال مراد لئے ہیں تو یہ درست نہیں ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ والعصر کے اعداد ایک ہزار نہیں بنتے بلکہ لَفِی خُسْرٍ کے اعداد ایک ہزار (عملاً تو وہ ۹۸۰ بنتے ہیں لیکن تقریباً ایک ہزار) بنتے ہیں۔ انہوں نے جب اِس بات کی نشاندہی کی تو اس سے ایک تو یہ فائدہ پہنچا کہ اس غلطی کا بر وقت علم ہو گیا۔ اور دوسرے جماعت کے سامنے اس کی تصحیح ضروری سمجھی گئی۔

ہر چند کہ نسیان اور بھول چوک کے نتیجہ میں جو غلطی ہو وہ قابلِ مواخذہ نہیں ہوتی لیکن بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں غلطی پھیل کر عام ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور پھر بعض مقام ایسے ہوتے ہیں جن کی طرف غلط بات منسوب کرنا خواہ بھول کے نتیجہ ہی میں کیوں نہ ہو، نہایت سنگین بات بنتی ہے۔ اِس لئے بھول چوک اپنی جگہ لیکن اِس

محل اور موقع پر کہ

خلیفہ وقت کا خطبہ

ہو رہا ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بات منسوب کی گئی ہو، یہ بھول چوک بھی اپنی ذات میں ایک بڑی غلطی ہے۔ اِس سلسلہ میں جہاں تک استغفار کا تعلق ہے وہ تو میرا اپنے ربّ کے سامنے ہے لیکن جہاں تک وضاحت کا تعلق ہے مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت کے سامنے وضاحتاً پیش کروں کہ کیوں ایسا ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر کشفاً سورۂ عصر کی جو تفسیر بیان فرمائی اس میں یہ بات خاص طور پر بیان کی گئی کہ اِس سورۃ کے اندر جو اعداد ہیں اُن میں بہت بڑی حکمتیں مضمر ہیں۔ مثلاً آپؑ نے اِس سورۃ کے پورے اعداد سے یہ استنباط فرمایا ہے کہ آدمؑ سے لے کر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

تک چار ہزار سات سو اَنتالیس برس کا عرصہ گزرا ہے۔ اور فرمایا کہ یہ اِس لئے کہ اِس سورۃ کے شروع سے آخر تک کے جو اعداد ہیں وہ چار ہزار سات سو اَنتالیس بنتے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ یہ علم مجھے اللہ تعالیٰ نے کشفاً عطا فرمایا ہے کہ یہ وہ زمانہ ہے جو آدمؑ سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ۲۳ سالہ زمانہ نبوت کے آخر تک بنتا ہے۔

جب مَیں نے اس دوست کا خط پڑھا تو مجھے یاد آگیا کہ میرے ذہن میں یہ اشتباہ کیوں پیدا ہوا تھا۔ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ایک تفسیر پیش فرماتے ہیں تو وہ تفسیر اتنی خیال انگیز ہوتی ہے کہ اُس سے آگے بہت سے دوسرے گوشے بھی روشن ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور انسان کی توجہ

[1] خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ ر اپریل کا مسودہ چونکہ اُس وقت تیار کیا جا رہا تھا اس لئے اس حصّہ کی درستی کر دی گئی تھی (مرتب)

"ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو!"
(کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۱/۲ راجندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

تفسیر کے بعض نئے نئے پہلوؤں

کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ چونکہ کچھ عرصہ پہلے مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی روشنی میں اس سُورۃ پر غور کیا تھا اس لئے میرے ذہن میں جو دو باتیں نمایاں طور پر سامنے آئیں وہ اس غلطی کا موجب بنیں۔ چنانچہ ایک زمانہ کے بعد مَیں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ یہ تفسیر مَیں نے مسیح موعود علیہ السلام کی پڑھی تھی۔ حالانکہ وہ خود اس تفسیر پر مبنی تھی مگر تھی میری اپنی تفسیر۔ وہ کیا تھی وہ بیان کرنے سے پہلے مَیں کچھ اور باتیں وَالعصر سے متعلق بتانا چاہتا ہُوں۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے یہ بات کھول دی ہے، ۸ راپریل کے خطبہ میں سُورۃ العصر کے آخری حصّہ کی طرف میری توجہ زیادہ تھی اور مَیں جماعت کو خصوصیت کے ساتھ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ کے مضمون کی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا اس لئے اُس خُطبہ کا پہلا حصّہ محض سرسری طور پر مذکور ہُوا۔ لیکن وہ ایک بہت ہی دلچسپ قصّہ ہے۔ اور اپنی ذات میں اس لائق ہے کہ اس کے متعلق نسبتاً زیادہ کھول کر بات جماعت کے سامنے پیش کی جائے۔

عصر کا لفظ ایک حیرت انگیز لفظ ہے جو مجموعۂ تضادات ہے۔ یعنی اس کے معنوں میں ضدّیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً عصر کا ایک مطلب ہے نچوڑنا اور ایک مطلب ہے عطا کرنا یعنی انسان کسی چیز کو نچوڑ کر رس حاصل کرتا ہے، یہ بھی عصر کا مطلب ہے۔ اور کسی پر فیض جاری کرے یہ بھی عصر کا مطلب ہے۔ اور یہ دونوں معنے اکٹھے ہو جاتے ہیں جب یہ کہا جاتا ہے کہ عصر کے معنے ایسی

گھنگھور گھٹا

کے ہیں جو پانی سے خُوب بھری ہوئی ہو۔ اور وہ کُھل کر برسے۔ پھر ایسے موقع پر اہلِ عرب عَصْر مصدر سے فعل نکالتے ہیں اور عَصَرَ کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ ایسی گھنگھور گھٹا جو خُوب کُھل کر برسے۔ اِس میں نچوڑنے کے معنے بھی آ گئے۔ اور عطا کے معنے بھی آ گئے۔

اور اس کے بالکل برعکس معنے بھی عصر کے لفظ میں پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہیں روک رکھنا اور ایک فیض یا تعلق کو دوسرے تک پہنچنے نہ دینا۔ کسی کے رستے میں حائل ہو کر اس کو محروم کر دینا۔ مثلاً ایک انسان فیض رساں ہو اُس کے رستہ میں کوئی آ کر کھڑا ہو جائے اور اُس کے فیض کو دُوسرے تک پہنچنے نہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے جو کچھ عطا کیا ہو اُسے وہ اپنے تک محدود کر لے۔ اور کنجوسی کے ساتھ اپنے تک روک رکھے۔ یہ بھی عصر کے معنوں میں شامل ہے۔

پس دیکھئے پہلے معنی اور دُوسرے معنی میں بالکل ضد پائی جاتی ہے۔ اسی طرح عصر کا معنی صُبح سے لے کر سُورج کے زوال تک کا وقت بھی ہے۔ یعنی جب سُورج بڑھ رہا ہو اور کائنات کو منوّر کر رہا ہو اور اپنے عُروج کی طرف رواں ہو اُس وقت کو بھی عصر کہا جاتا ہے، اور پھر بالکل اس کے برعکس سُورج کے زوال سے لے کر غرُوب تک کا زمانہ بھی عصر کے معنوں میں شامل ہے۔ عرب دونوں وقتوں کے لئے عصر کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ پھر عصر کے لفظ میں ایک اور عجیب ضدّیہ پائی جاتی ہے کہ دِن کے لئے بھی عصر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اور رات کے لئے بھی۔

پس سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ لفظ جو مجموعۂ ضدّین ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اس موقع کے لئے کیوں منتخب فرمایا۔ اگر آپ غور کریں تو یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بعثتِ اُولیٰ اور بعثتِ ثانیہ کے مضمون کو بیان کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی لفظ نہیں ہو سکتا تھا۔ دُنیا کی کوئی زبان ایسا لفظ پیش نہیں کر سکتی، ایسا لفظ دکھانے سے عاجز ہے جو اکیلا اس سارے مضمون کو بیان کرنے کے لئے کافی ہو۔

چنانچہ یہ وہ مضمون ہے جو اس ساری سُورۃ کے اَعداد سے نکلتا ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشفاً

اللہ تعالیٰ سے علم پاکر

بیان فرمایا۔ یعنی آدمؑ کے زمانہ سے لے کر اگر اسے انسانیت کے طلوع کا زمانہ قرار دیا جائے اُس وقت تک جب کہ زمانہ ڈھل رہا تھا اور شام آ گئی تھی اس عصرِ انسانی کے آخر پر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بعثت ہوئی۔ اِس حقیقت کے اظہار کے لئے پھر عصر کا لفظ صحیح بنتا ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے اَعداد کے لحاظ سے بھی اس تمام زمانہ پر اِس سُورۃ کا مضمون صحیح اطلاق پاتا ہے۔

اس کا دوسرا پہلو ہے جس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے زمانہ میں نئے سُورج کے طلوع اور طلوع سے لے کر عروج پانے سے ہے۔ عصر کا یہ لفظ اس زمانہ کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ اور پھر عصر سے مُراد رات بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ظاہر ہونے کے بعد پھر بھی ایک رات آنی تھی۔ اور اس رات کے مضمون کو بھی اسی عصر کے لفظ میں بیان کر دیا گیا۔ مَیں نے جو استنباط کیا تھا جس سے اشتباہ پیدا ہُوا اور بعد میں خود مَیں بھُول گیا وہ لِکَفِیْ خُسْرٍ کے اعداد اور عصر کے مضمون کے تعلق میں تھا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا عصر کا ایک معنی رات بھی ہے تو اس سے میرا استنباط یہ ہے کہ رات کا مضمون تو گھاٹے اور نقصان کا مضمون ہے اس لئے اگر اس سُورۃ میں اعداد بھی بیان کئے گئے ہیں اور اعداد پر غور کرنے سے معنے ہاتھ آ سکتے ہیں تو لَفِیْ خُسْرٍ کے اعداد کو دیکھا جائے تو وہ رات کے مضمون کو ظاہر کریں گے۔ اور وہ نوسو اسّی بنتے ہیں۔ یعنی وہ رات جو زمانۂ نبوی کے کچھ عرصہ بعد شروع ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خود ہی اس کی تعیین فرما دی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا پہلے تقریباً تین سو سال

روشنی کا زمانہ

ہوگا۔ اس کے بعد جو رات آنی ہے اس کا عرصہ کتنا ہوگا۔ اس لئے لَفِیْ خُسْرٍ کے اعداد کو دیکھا جائے جو رات کے مضمون کا بدل ہے اور وہ ۹۸۰ بنتے ہیں۔ گویا اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ بارہ سو اسّی بنتا ہے اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہُوئے۔

یہ تھا میرا استنباط۔ لیکن وقت گزر جانے کے بعد آہستہ آہستہ، اصل میں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر ذہن پر غالب تھی اس لئے غلطی سے مَیں نے اس حصّہ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر دیا۔ حالانکہ ان معنوں میں اس وضاحت کے ساتھ آپؑ نے یہ تفسیر نہیں فرمائی۔ اگرچہ مِن جُملہ یہ ضرور بیان فرمایا ہے کہ اصل میں میرا زمانہ مراد ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی تفسیر کبیر میں اس مضمون کو کھول کر بیان فرمایا ہے کہ سُورۃ عصر میں حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دَورِ اوّل کا بھی ذکر ہے اور دَورِ آخر کا بھی ذکر ہے۔

جہاں تک اعداد کا تعلق ہے مَیں جماعت کو یہ تنبیہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مضمون احتیاط کا مضمون ہے۔ اور یہ مقام احتیاط کا مقام ہے۔ جن لوگوں کو یہ جنون ہو جاتا ہے کہ ہر لفظ کے اعداد نکالیں اور اس سے کچھ مضمون باندھنے کی کوشش کریں وہ بسا اوقات غلطی کر جاتے ہیں اور بعض دفعہ ایسے ایسے لغو مضمون سامنے لے آتے ہیں جن کا قرآن کریم سے کوئی دُور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے اصل محکم بات وہی ہے جو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اعداد کی طرف توجہ فرمائی تو اپنی طرف سے کوئی توجیہہ پیش نہیں کی بلکہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم

کی بناء پر تفسیر فرمائی۔ ایک کشف کی صُورت میں آپ نے دیکھا۔ ضروری نہیں کہ ہر مضمون کشف کے طور پر ہی بیان کیا گیا ہو۔ بہت سے ایسے مضامین ہیں جن میں اعداد کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت مُصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مقطعات کے اعداد سے متعلق بہت گفتگو فرمائی ہے اور بہت کچھ لکھا ہے۔ اور اس سے تاریخ اسلام میں ہونے والے واقعات کا استنباط فرمایا ہے۔ لیکن وہاں بھی ایک بات قابلِ غور ہے کہ جن امور سے آپؓ نے استنباط فرمایا اُن کی بنیاد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ارشادات پر رکھی ہے۔ مثلاً الٓمّٓ کے اعداد کی طرف جو توجہ مبذول ہُوئی تو اس کی بنیاد بھی وہ تفسیر تھی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خود فرمائی۔ اسی طرح الٓمّٓصٓ کے اعداد کی طرف اگر توجہ مبذول ہوئی تو وہ بھی حضرت اقدس رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اپنے ارشاد کے تابع تھی۔ آگے پھر استنباط کے رستے کھُلے ہیں۔ لیکن بنیاد بہرحال وہی تھی جو حضرت محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خود قائم فرمائی تھی۔

پس میرا استنباط بھی اس بات پر تھا کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشفاً دکھایا گیا کہ اِس سُورۃ کے اعداد خاص معانی رکھتے ہیں۔ اور زمانہ کی تعیین کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ اِس لئے مَیں نے یہ استنباط کیا۔ لیکن میرے استنباط سے اگر کوئی اختلاف کرے تو اُس کو حق ہے۔ کیونکہ یہ بہرحال میرا استنباط ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استنباط سے کسی کو اختلاف کا حق نہیں۔ تاہم میرے استنباط سے اگر کوئی اختلاف کرے بھی تب بھی جو مضمون مَیں نے بیان کیا ہے وہ

اپنی جگہ درست ہے۔ یعنی اس مضمون کی صحت پر اس کا کوئی بھی اثر نہیں پڑتا کہ ان آعداد میں عصر کی رات والا یہ زمانہ مراد ہے یا نہیں یا کچھ اور مراد ہے۔ کیونکہ عصر کے ان معنوں میں جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اولیٰ مراد ہے وہاں بعثت ثانیہ بھی مراد ہے۔ یہ معنے اپنی ذات میں لازماً درست ہیں۔ اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ یہ استنباط خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ عصر میں جو مضمون بیان ہوا ہے اس کا میرے زمانہ سے بھی تعلق ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس مضمون کو کھول کر بیان کیا۔ اور ویسے عقلاً ہونا بھی یہی چاہیئے کیونکہ قرآن کریم نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثتیں

بیان کیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:—

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

یہ پہلی بعثت ہے۔ اور اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:—

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ

(سورۃ جمعہ آیت نمبر ۳-۴)

وہی رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخرین میں بھی مبعوث ہوں گے۔ کن آخرین میں؟ اُن آخرین میں جن کا اوّل گروہ یعنی صحابہؓ سے ابھی کوئی تعلق قائم نہیں ہوا۔ اُن کے درمیان فاصلے ہوں گے۔ خواہ زمانہ کے فاصلے مراد لیے جائیں خواہ وہ ظاہری جغرافیائی فاصلے ہوں۔ یعنی ہر قسم کے فاصلے اُن کے درمیان حائل ہوں گے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ وہ آخرین آنے والے، اوّل لوگوں سے ابھی تک نہیں مل سکے۔ ان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ یہ خوشخبری پوری ہوتی۔ اس خوشخبری کو قرآن کریم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت

قرار دے رہا ہے۔ تو اگر آخر کا مضمون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے تعلق رکھتا ہے تو لازماً یہ تو ہو نہیں سکتا کہ بعثت کے ایک حصہ سے تعلق رکھتا ہو اور دوسرے حصہ سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ اوّل سے تعلق رکھتا ہو اور آخر سے تعلق نہ رکھتا ہو۔

پس خلاصۃً مضمون یہ ہوگا کہ اگر عصر سے رات کے معنے لئے جائیں تو پہلی رات وہ مراد ہے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کو دن میں تبدیل فرمایا۔ یہ وہ زمانہ ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ خشکی بھی فساد میں مبتلا ہو گئی اور تری بھی فساد میں مبتلا ہو گئی۔ دنیادار بھی فسادی ہو گئے اور مذہبی لوگ بھی فسادی ہو گئے۔ اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گہری رات کو دن میں تبدیل فرمایا۔ اور والعصر کا یہ بھی معنی ہوگا کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے ایک عرصہ کے بعد دنیا پر دوبارہ رات چھا جائے گی، دوبارہ وہ نقشہ ظاہر ہوگا کہ خشکی اور تری دونوں فساد میں مبتلا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے اس رات کو دن میں تبدیل فرما دے گا۔ اور یہی وہ پو پھوٹنے اور رات کو دن میں تبدیل کرنے کا مضمون ہے جس کی طرف میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں جماعت کو متوجہ کیا تھا۔ اور وہ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کی تفسیر یوں بیان فرمائی ہے اور اس کا طریق کار یہ بیان فرمایا ہے۔

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ،

فرمایا راتوں کو دن بنانا آسان کام نہیں ہوا کرتا۔ یہ صرف کہنے کی بات نہیں کہ تفسیر کی اور لذتیں حاصل کر لیں۔ بلکہ یہ

قربانی کا ایک بہت لمبا دور

ہے جو راتوں کو دنوں میں بدلا کرتا ہے۔ اور وہ دور اس طرح شروع ہوگا، ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو اپنے ایمان کی تجدید کریں گے اور عمل صالح پر قائم ہوں گے۔ وہ صرف اپنے تک حق کو محدود کرنے پر راضی نہیں رہیں گے بلکہ لازماً اس حق کو دوسروں تک بھی پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ وہ خود بھی صبر کرنے والے ہوں گے اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرنے والے ہوں گے۔ یہ ہے صبح کا وہ مضمون جو اس رات کے بعد بیان ہوتا ہے جو عموماً دنیا پر چھا جایا کرتی ہے۔

اب میں اس دوسرے حصہ میں سے بھی صبر والے حصہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا ہمارا کام بہت اہم ہے۔ ہمارا رستہ بہت مشکل ہے۔ ہمیں دکھوں اور تکلیفوں میں سے گزرنا پڑے گا۔ کانٹوں سے پُر راہوں پر قدم رکھنا پڑے گا۔ پتھر کھا کے آگے بڑھنا ہوگا۔ اس لئے جب تک ہم میں صبر کی صفت نہ پیدا ہو جائے، جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع بہترین صبر کرنے والے نہ بن جائیں اس وقت تک

ہم اس کام کو انجام دے ہی نہیں سکتے۔ صبر کے بغیر یہ کام سرانجام دینا ناممکن ہے۔ بے صبری قوم کو اس قسم کے کام کی توفیق ہی نہیں مل سکتی۔

ابھی چند دن ہوئے ایک ایسی اطلاع ملی جس سے معلوم ہوا کہ جماعت میں خدا کے فضل سے ایسے صبر کرنے والے موجود ہیں۔ ہم صرف نظریاتی طور پر صبر کا پرچار نہیں کرتے بلکہ ہماری جماعت ایک ایسی زندہ اور فعال جماعت ہے اور قول و فعل میں ایسی صادق جماعت ہے اور اس کے اندر ایسے صبر کرنے والے لوگ موجود ہیں کہ جن کے نتیجہ میں بالآخر دنیا کے دکھ دور ہوں گے۔ چنانچہ لاڑکانہ کے ایک قصبہ وآرہ میں چند دن پہلے

ایک نہایت دردناک واقعہ

رونما ہوا۔ ہمارے ایک احمدی دوست ماسٹر عبدالحکیم صاحب ابڑو تھے جو نہایت غریب طبیعت، نیک نفس اور بڑے اچھے اخلاق والے تھے۔ اُن کا اثر سارے شہر پر بھی اچھا تھا اور اپنے طلباء پر بھی اُن کا بہت ہی نیک اثر تھا۔ اس لئے کسی ذاتی دشمنی کا تو اُن کے خلاف کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن کچھ عرصہ سے وآرہ کے علماء نے اُن کے قتل کے فتوے دینے شروع کئے اور اُن کو ایسے خطوط ملنے شروع ہوئے جن میں واضح طور پر قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ اور کہا گیا کہ تم اپنے دین سے توبہ کر لو۔ اپنے مسلک سے ہٹ جاؤ ورنہ تمہارا انجام بہت بُرا ہوگا۔ اور تمہیں بہت بُری طرح مارا جائے گا۔

مجھے بھی انہوں نے دعا کے لئے خط لکھا۔ میں نے اُن کو جواب میں لکھا کہ آپ خود بھی دعا کرتے رہیں اور صبر سے اپنے مسلک پر قائم رہیں۔ اس سے پیچھے ہٹنے کا یا روگردانی کرنے کا تو احمدی کے لئے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی جو تقدیر ہے وہ بہرحال ظاہر ہوتی ہے۔

چنانچہ چند دن پہلے رات کے نو بجے کچھ لوگ جو غلطی سے اسلام کا ایک اور تصور اپنے دل میں بٹھائے ہوئے تھے کلہاڑیاں لے کر اُن کے گھر میں داخل ہوئے اور سوتے کو پکڑ کر پہلے تو کلہاڑی سے ذبح کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس پر جب انہوں نے مزاحمت کی تو پھر کلہاڑیوں کے کھلے وار کئے گئے۔ چنانچہ اُن کے جسم پر کلہاڑیوں کے اٹھائیس ۲۸ گہرے گھاؤ آئے۔ پھر انہوں نے اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ اُن کی بیوی کو بھی کلہاڑیوں سے شدید زخمی کیا گیا، اُن کی بچی پر بھی حملہ کیا گیا۔ اُن کے بیٹے کو بھی زخمی کیا گیا۔ اور یہ کام پورا کر کے انہوں نے سمجھا کہ نعوذ باللہ من ذالک ہم نے اسلام کی فتح کے سامان کر لئے ہیں۔ لیکن

یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے

کہ ہمارے ان احمدیوں میں سے ایک بھی اپنے مسلک سے پیچھے نہیں ہٹا۔ بڑے صبر کے ساتھ وہ آخر وقت تک اپنے ایمان پر قائم رہے اور انہوں نے اس سے سرِ مو بھی انحراف کی راہ اختیار نہیں کی۔ یہ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ کی عملی تصویر ہے کہ ایک ایسی جماعت قائم ہونے والی ہے جو نہ صرف صبر کی تلقین کرے گی بلکہ خود صبر کا دامن پکڑ کر بیٹھ رہے گی۔ اور جتنی بڑی سے بڑی آزمائش میں بھی اس جماعت کو مبتلا کیا جائے گا وہ صبر کا دامن نہیں چھوڑے گی۔

لیکن بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک صبر کرنے والے کے دکھ کو دیکھ کر اور اس کی تکلیف سے متاثر ہو کر کم حوصلہ والے لوگ صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کا آپریشن ہو رہا ہو تو جس کا آپریشن ہو رہا ہوتا ہے اس کو تو اتنی تکلیف نہیں ہو رہی ہوتی جتنی دیکھنے والے محسوس کرتے ہیں۔ میں نے خود ایک نظارہ دیکھا ہے۔ ایک مریض کی، دانت نکلواتے وقت جو حالت تھی اُس کو دیکھ کر ایک نوجوان جو پاس کھڑا تھا بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ لیکن جس کا دانت نکالا جا رہا تھا اُس کو پرواہ بھی نہیں تھی۔

میں نے اس لئے اس مضمون کو اُٹھایا ہے کہ ایسے واقعات رونما ہوں گے۔ ہماری تقدیر میں یہ لکھے ہوئے ہیں۔ یہ تو ہمارے ساتھ پیش آئیں گے۔ بیٹوں کے سامنے باپ ذبح کئے جائیں گے۔ باپوں کے سامنے بیٹے ذبح ہوں گے۔ عورتیں بیوائیں ہوں گی۔ بچے یتیم ہوں گے۔ جس مسلک کو ہم نے اختیار کیا ہے اور جس رستہ کو ہم نے پکڑا ہے یہ تو وہ رستہ ہے جس کی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے نشاندہی فرمائی ہے۔ اس رستہ پر چلتے ہوئے۔

مصائب و مشکلات کا سامنا

ناگزیر ہے۔ لیکن میں اپنے ان دوستوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں جو کمزور ہیں کہ وہ اپنی بے صبری کے ذریعہ اُن لوگوں کی قربانیوں کو ضائع نہ کریں جو صبر پر قائم ہیں۔ اور صبر پر قائم رہیں گے۔ اور ہرگز کوئی ایسا ردِّ عمل نہ دکھائیں جس کے نتیجہ میں ہمارے صبر کرنے والوں کا صبر ضائع ہو جائے۔ ہم نے کامل سکون کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے اور اس سے دُعائیں کرتے ہوئے اس رستہ پر آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ اور ظلم کے جواب میں ظلم نہیں کرنا۔ ہماری سرشت میں یہ بات داخل کر دی گئی ہے۔ اور ہم نے اس کی حفاظت کرنی ہے۔ ہمیں اس طور پر بنایا گیا ہے کہ ہم نے ظلم برداشت کرنے ہیں۔ مقابل پر ظلم نہیں کرنا۔

غرض میں جماعت کو بار بار نصیحت کرتا ہوں کہ جو کچھ بھی سر سے گزر جائے پرواہ نہ کریں اور پُورے صبر کے ساتھ اپنے مسلک پر قائم رہیں۔ دُعائیں کریں اور

اللہ تعالےٰ کی مدد کے طالب

رہیں اور یاد رکھیں کہ ہم نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے بدلے خود نہیں اُتارنے۔ حضور اکرم صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جو اُسوہ ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے اس کو چھوڑ کر ہم کہاں زندگی تلاش کریں گے۔ صرف وہی زندگی کا ایک رستہ ہے جب قوموں کو ایسے دَور سے واسطہ ہو جو صبر کا دَور کہلاتا ہے تو پھر دُنیا کی کوئی طاقت بھی اُن کے صبر کے پیمانہ کو لبریز نہیں کر سکتی۔ وہ یُوں نہیں چھلکا کرتا۔ بلکہ چھلکتا ہے تو دُعاؤں میں آنسوؤں کے ذریعہ چھلکتا ہے۔ لیکن ظُلم کے بدلہ ظلم کی صُورت میں نہیں چھلکتا۔

آنحضرت صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر جو صبر کا دَور تھا وہ مکّی دَور تھا۔ ویسے تو تمام زندگی آپؐ صبر پر قائم رہے۔ لیکن مکّی دَور میں صبر کو ایک نمایاں حیثیت حاصل تھی۔ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جن پر بہت مظالم ہوتے تھے اور بہت تکلیفیں دی جاتی تھیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ آنحضورؐ اُس وقت اکیلے خانہ کعبہ کے سایہ تلے بیٹھے ہوئے تھے۔ مَیں نے عرض کی یا رسُول اللہ! اب تو دُکھوں کی حد ہوگئی، صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میری بات سُن کر آنحضور صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا چہرہ تمتما اُٹھا۔ اور فرمایا کہ دیکھو! تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں جن کے گوشت کو لوہے کی کنگھیوں سے اس طرح نوچا گیا کہ ہڈیوں سے گوشت الگ کر دیئے۔ لیکن اُنہوں نے

صَبر کا دامن نہیں چھوڑا

اور اپنے مسلک سے انحراف نہیں کیا۔ پھر آنحضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ دیکھو! تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں جن کے سر کو آروں سے اس طرح چیرا گیا کہ اُن کے سر دو نیم ہوگئے۔ لیکن نہ تو وہ اپنی زبان پر بے صبری کا کوئی کلمہ لاتے اور نہ اپنے دین سے انہوں نے انحراف کیا۔ آنحضور صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے یہ کہہ کر فرمایا کہ لازماً میرا خُدا اپنے کام کو پُورا کرے گا جو اُس نے میرے سپرد فرمایا ہے۔ لازماً اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پُورا کرے گا۔ یہاں تک کہ عرب کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک اسلام پھیل جائے گا۔ اور

امن و امان قائم ہو جائے گا

اگر کوئی شخص سفر کرے گا تو خواہ وہ نہتا اور کمزور ہے پھر بھی اُس کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔

پس میں بھی جماعت کو یہ کہتا ہوں کہ حضرت محمد صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جو اصدق الصادقین تھے، آپؐ کے مُنہ سے نکلے ہوئے قول اور آپؐ کے مُنہ کی نکلی ہوئی باتیں لازماً اٹل ہیں۔ وہ لازماً پُوری ہوں گی۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے صبر کا جو رستہ تجویز فرمایا تھا اس کو پکڑے رکھیں۔ اب لازماً وہ انقلاب آئے گا۔ وہ انقلاب ہم نے برپا نہیں کرنا وہ خدا کے فضل سے برپا ہوگا۔ ایسے مُلک جہاں صبر کے نمونے دکھائے جائیں گے وہاں ایک کنارے سے دُوسرے کنارے تک احمدیت پھیل جائے گی۔ اور اگر ساری دُنیا کے احمدی صبر دکھائیں گے تو تمام دُنیا کو اللہ تعالیٰ احمدیّت سے بھر دے گا۔ یہاں تک کہ

اِس جماعت پر سُورج غرُوب نہیں ہوگا۔

یہ ہے وہ پیغام جو آنحضور صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مومنین کو دینا چاہتے ہیں اور یہی وہ مضمون ہے جو سُورۂ عصر میں بیان ہُوا ہے۔ جو راتوں کو دِن بنانے والا مضمون ہے۔

مجھے بعض دفعہ تعجب ہوتا ہے، بعض لوگ بڑی بے صبری سے لکھ دیتے ہیں کہ اب کیا ہوگا۔ اب تو قبریں اُکھاڑ کر ہمارے مُردے باہر پھینکے جانے لگے ہیں۔ مَیں اُن سے کہتا ہوں کہ ایک مُردہ کیا تمام احمدیوں کی لاشیں بھی اُکھاڑ کر پھینک دی جائیں تب بھی وہ اپنے مسلک سے نہیں ہٹیں گے۔ اور ہرگز نہیں ہٹیں گے۔ وہ اپنے ربّ کریم پر توکّل کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور کسی صورت میں صبر کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ ہم مظلوم بن کر زندہ رہنے کے لئے پیدا کیے گئے ہیں۔ اور مظلوم بن کر ہی زندہ رہیں گے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم پر ظلم کا داغ کبھی نہیں لگ سکے گا۔ پس

احباب جماعت کو چاہیئے

کہ وہ خُدا کی راہ میں ہر دُکھ اور تکلیف برداشت کریں۔ خُدا پر توکّل کریں۔ اور اس سے دُعائیں کریں۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل آپ پر کس طرح نازل ہوتے ہیں۔ یہی ہماری تقدیر ہے۔ اسی تقدیر کے ساتھ ہم نے آگے بڑھنا ہے۔ اسی طرح ہم نے دُنیا کو فتح کرنا ہے۔ صبر اور نصیحت یہی دو ہتھیار ہیں جو ہمیں عطا کئے گئے ہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ہمیشہ صبر اور نصیحت کے طریق پر قائم رکھے۔ ہمارا مُمِدّ و مددگار ہو۔ ہمارے حق میں وہ ساری خوشخبریاں پُوری فرمائے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے صبر کرنے والوں کو دی ہیں۔ اور وہ تمام خوشخبریاں پُوری فرمائے جو غلبۂ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات سے وابستہ تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج ہم وہ رُوحیں ہیں جن کے ذریعہ

دُنیا میں اِنقلاب برپا ہوگا

ہم وہ انقلابی ہیں جن کے ذریعہ ایک نہ ایک دِن ضرور دُنیا کی تقدیر بدل جائے گی۔ ہم نے دُکھوں کو راحتوں میں بدلنا ہے۔ ہم نے راتوں کو دِنوں میں بدلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(منقول از الفضل ۴ر اگست ۱۹۸۴ء)

ارشادِ نبوی

"اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ" (بخاری)

(ترجمہ)

حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے

محتاجِ دُعا:- یکے از ارکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فسط اوّل

تحریکِ احمدیت

نصب العین، عقائد، اعتراضات کا تجزیہ، تاریخ انبیاء کی روشنی میں

تقریر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت بر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ سنہ ۱۹۸۳ء

وحدتِ اُمت کی بنیادی اینٹ

عقلِ انسانی، فطرتِ صحیحہ اور دُنیا کے مُسلمہ بین الاقوامی قوانین کی رُو سے کسی شخص کا مذہب وہی ہوسکتا ہے جس کا اظہار وہ خود کرتا ہے۔ قرآن مجید جو اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کا تاجِ لازوال اپنے سر پر رکھتا ہے اور تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ کے وسیع اور مرتفع تخت پر جلوہ افروز ہے، ہر بنیادی اور اہم مسئلہ کی جزئیات کی طرح اِس عالمگیر اور آفاقی اُصول کو بھی پیش فرماتا ہے۔ چنانچہ اُس نے جہاں "لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ" (البقرہ: ۲۵۷) کا پُر شوکت اعلان کرکے پُوری دُنیا کو آزادیٔ فکر کا الہامی چارٹر عطا کیا، وہاں یہ رہنما اُصول قائم کرکے وحدتِ اُمت کی بنیادی اینٹ رکھ دی کہ

لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

(النساء: ۹۵)

"جو تمہارے سامنے اسلام ظاہر کرے اُس کے مسلمان ہونے کا ہرگز انکار مت کرو۔" (ترجمہ مولانا شبیر احمد عثمانی)۔ علامہ سید سلیمان صاحب ندوی اِس آیت کریمہ کی تفسیر میں اپنی کتاب سیرت النبیؐ جلد ششم صفحہ ۲۳۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"مقصد یہ ہے کہ جو کوئی اپنے کو مسلمان کہے یا وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے کسی مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کہے کہ تم مسلمان نہیں۔"

برِّصغیر کے ایک عالمِ دین مولانا محمد عثمان فارقلیط کا بیان ہے کہ:-

"خلافت کے دَور میں جب یہ سوال اُٹھا کہ مسلمان کس کو کہنا اور سمجھنا چاہیئے یا ایک مُسلمان کی تعریف (DAFINATION) کیا ہے تو بڑی بحثوں کے بعد طے پایا کہ مُسلمان وہ ہے جو اپنے آپ کو مُسلمان کہتا اور سمجھتا ہے۔ اس بات پر اکثر علماء نے اتفاق کیا۔"

(ماہنامہ "شبستان" دِلّی دہلی) نومبر ۱۹۷۰ء صفحہ ۱۵)

مدینۃ النبیؐ کی پہلی مردم شماری

بخاری شریف سے ثابت ہے کہ مدینۃ النبیؐ میں اسلام کی پہلی اور حقیقی مملکت کے اندر مسلمانوں کی مردم شماری خالص اسی قرآنی اُصول کے مطابق کی گئی تھی۔ چنانچہ صحابیٔ رسولؐ حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے،

"قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُکْتُبُوْا لِیْ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ۔"

(بخاری کتاب الجہاد باب کتابۃ الامام النّاس (مصری جلد ۲ صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ ۱۳۵۱ھ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جن لوگوں نے اسلام کا زبان سے اقرار کیا ہے اُن کے نام مجھے لکھ دو۔ اِس سلسلہ میں عہدِ نبوی کا ایک تعجب خیز واقعہ حضرت امام مُسلم نے اپنی کتاب صحیح مُسلم کتاب الصلوٰۃ میں ریکارڈ کیا ہے جو ہر عاشقِ رسولِ عربیؐ کے لئے قیامت تک مشعلِ راہ کا کام دے گا۔ لکھا ہے کہ ایک لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی۔ آنحضورؐ نے اُس سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اُس نے کہا آسمان میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا میں کون ہوں؟ اُس نے جواب دیا آپ رسول اللہ ہیں۔ آنحضرتؐ نے لونڈی کے مالک کو حکم دیا

"اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔"

(صفحہ ۳۸۲ مُسلم کتاب الصلوٰۃ)

اِس کو آزاد کر دو یہ تو مومنہ ہے۔

اب آئیے عقائدِ احمدیت معلوم کرنے کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر پر اس نقطۂ نگاہ سے ایک اُچٹتی ہوئی نظر ڈالیں کہ آپؑ پر کن عقائد کے الہام ہوئے؟ آپؑ کا مقصدِ بعثت کیا تھا، آپؑ نے غیر مُسلموں کو کیا دعوت دی؟ اور مُسلمانانِ عالم بالخصوص اپنی جماعت کے سامنے کِن دینی عقائد کا اعلان فرمایا۔

الہامی عقائد

آپؑ فرماتے ہیں:-

"مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دینِ اسلام ہی سچا ہے، مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(اربعین ۱ صفحہ ۳)

مقصدِ بعثت

"یہ عاجز تو محض اِس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچاوے کہ دُنیا کے تمام مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔ اور دار النجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔"

(حجۃ الاسلام صفحہ ۱۲-۱۳)

"خُدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا مَیں اِس بات کا ثبوت دُوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

(اشتہار ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)

(مجموعہ اشتہارات مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ ۲۶۷)

عالمگیر مُنادی

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ نے اپنے اِس مقصدِ بعثت کے عین مطابق رُوئے زمین میں یہ مُنادی فرمائی کہ:-

"اَے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو۔ اور اَے تمام وہ انسانی رُوحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو، مَیں پُورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اَب اِس زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۷)

حلفیہ بیان

اِس سلسلہ میں آپؑ نے مسلمانانِ عالم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"مجھے اللہ جلّشانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں۔ اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں۔ اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسولؐ کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ ...... مَیں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسولؐ پر وہ یقین ہے کہ اگر اِس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ایک پلّہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلّہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلّہ بھاری ہوگا۔"

(کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

احمدیت کا خلاصہ

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اِس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں، جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیقِ باری تعالیٰ اِس عالمِ گذران سے کُوچ کریں گے، یہ ہے کہ حضرت سیدنا و نبینا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبۂ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کرکے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کُتبِ سماوی ہے۔ اور ایک شُعشہ یا نقطہ اُس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکامِ فُرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حُکم کی تبدیلی یا تغییر کر سکتا ہو۔"

(ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۱۳۶)

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے، ہم اُس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو، قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں .... اور ہم اِس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶ - ۸۷)

جماعت احمدیہ کیلئے مقدس تعلیم

حضورؑ نے اپنی جماعت کو یہ مقدس تعلیم دی کہ:-

"ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے، ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا، اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں، ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۷)

مذہب اسلام کا پیارا تصور

مذہب اسلام کا پیارا نام سنتے ہی ایک عارف کے ذہن پر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کے انبیاء کا تصور ابھرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دل کی گہرائیوں سے، درود شریف جاری ہو جاتا ہے۔ مکہ اور مدینہ کے مراکز اسلام آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔ اہلبیت نبوی، خلفاء اربعہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کی عظمتوں کے سامنے سر عقیدت سے جھک جاتا ہے۔ اور امت مسلمہ میں گزشتہ چودہ صدیوں میں آنے والے ائمہ، صلحاء و اولیاء اور ابدال و اقطاب کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں جنہوں نے ہر زمانہ میں قلعہ محمدی کی حفاظت کی۔ اور ہر خطہ میں پرچم اسلام کو بلند رکھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام چونکہ اسلام کے بے مثال عاشق تھے اس لئے آپؑ کے قلب منیر میں ان سب خدا نما اور برگزیدہ ہستیوں اور مقدس مراکز اسلام سے والہانہ الفت کا سمندر موجزن تھا۔ اس سلسلہ میں آپؑ کے دلی خیالات و افکار اور عقائد و نظریات کیا تھے اس کا اندازہ لگانے کے لئے آپؑ کی بے شمار تحریرات میں سے صرف چند کا تذکرہ کافی ہوگا۔

انبیاء علیہم السلام

انبیاءؑ کی نسبت آپؑ کا عقیدہ ہے ؎

ہر رسولے آفتاب صدق بود
ہر رسولے بود مہر انورے

(براہین احمدیہ حصہ اول صلا)

ہر رسول سچائی کا سورج تھا۔ ہر رسول نہایت روشن آفتاب تھا۔

شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے بارے میں فرماتے ہیں ؎

آں شہ عالم کہ نامش مصطفیٰؐ
سید عشاق حق شمس الضحیٰ
آنکہ ہر نورے طفیل نور اوست
آنکہ منظور خدا منظور اوست

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۵ حاشیہ در حاشیہ)

وہ تمام جہانوں کا بادشاہ جس کا نام مصطفیٰؐ ہے جو خدا تعالیٰ کے عاشقوں کا سردار اور شمس الضحیٰ ہے۔ وہی ہے جس کے نور کے طفیل ہر ایک نور ہے اور جو آپؐ کا منظور نظر ہے وہی خدا کا محبوب ہے۔

؎ ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ ز بحر کمال محمدؐ است

(اخبار "ریاض ہند" امرتسر یکم مارچ ۱۸۸۶ء)

یہ چشمۂ رواں جو میں مخلوق خدا کو دے رہا ہوں یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بحر کمالات کا صرف ایک قطرہ ہے۔

برکات درود شریف

درود شریف کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۵۰۳ حاشیہ در حاشیہ)

؎ مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

حرمین شریفین

حرمین شریفین کے بارہ میں فرمایا:-

"اسلام کا مرکز مکہ معظمہ ہے اور مدینہ منورہ ہے۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۶)

"مکہ معظمہ خانہ خدا کی جگہ اور مدینہ منورہ رسول اللہ کا پایہ تخت ہے۔"

(ازالہ اوہام ص۲۴۶ حاشیہ طبع اول)

"خدا تعالیٰ نے حکم دیا ...... کہ عمر بھر میں ایک دفعہ تمام دنیا ایک جگہ جمع ہو۔ یعنی مکہ معظمہ میں ...... خدا نے آہستہ آہستہ امت کے اجتماع کو حج کے موقعہ پر کمال تک پہنچایا۔"

(چشمۂ معرفت ص۱۳۷)

اہل بیت نبویؐ

اہل بیت نبویؐ کی عظمت، آپؑ کے الفاظ میں یہ ہے ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

(اخبار ریاض ہند امرتسر یکم مارچ ۱۸۸۶ء)

میری جان اور دل محمد مصطفیٰؐ کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آل محمدؐ کے کوچے پر قربان ہے۔

پھر فرمایا:-

"افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔ اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے۔ اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔"

(براہین احمدیہ جلد ۴ ص۵۰۳ حاشیہ در حاشیہ)

ائمہ اثنا عشر

فرمایا:-

"ائمہ اثنا عشر نہایت درجہ کے مقدس اور راستباز اور ان لوگوں میں سے تھے جن پر کشف صحیح کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام ص۱۴۴)

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارہ میں فرمایا:-

"آپؓ کی روح آنحضرتؐ کی روح سے ملی ہوئی تھی۔ فہم قرآن، محبت رسولؐ میں سب سے ممتاز اور اپنے محبوب کے رنگ میں رنگین اور رب العالمین کی رضا میں غائب تھے۔ چونکہ سچی حب الٰہی آپؓ کے رگ و ریشہ میں متمکن تھی اس لئے آپ صدیق کہلائے گویا آپ کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھے۔ یہ ایک حقیقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کی ہے۔"

(ترجمہ و تلخیص سر الخلافہ ص۳۲)

حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضؓ کے بارہ میں ایک روح پرور اور وجد آفریں واقعہ عرض کرتا ہوں۔ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی رضؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے پورے چھ گھنٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد اور کمالات اور اپنی غلامی اور کفش برداری اور حضرات شیخین (ابوبکر و عمر فاروق علیہما السلام) کے فضائل میں ایک پُر جلال تقریر کی اور فرمایا:-

"میرے لئے یہ کافی فخر ہے کہ میں ان لوگوں کا مداح اور خاکپا ہوں۔ جو جزئی فضیلت خدا تعالیٰ نے انہیں بخشی ہے وہ قیامت تک کوئی اور شخص نہیں پا سکتا کب دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوں اور پھر کسی کو ایسی خدمت کا موقعہ ملے جو جناب شیخین علیہما السلام کو ملا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول ص۳۲۶)

حضرت عمر فاروق رضؓ

حضرت عمر فاروق رضؓ کے بارہ میں فرمایا ؎

وَشَابَهَهُ الْفَارُوْقُ فِيْ كُلِّ خُطَّةٍ
وَسَاسَ الْبَرَايَا كَالْمَلِيْكِ الْمُدَبِّرِ
وَفِيْ وَقْتِهٖ اَفْرَاسُ خَيْلِ مُحَمَّدٍ
اَثَرْنَ غُبَارًا فِيْ بِلَادِ التَّنَصُّرِ
وَكَسَّرَ كِسْرٰى عَسْكَرُ الدِّيْنِ شَوْكَةً
فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ غَيْرُ صُوَرِ التَّصَوُّرِ

(سر الخلافہ ص۶ و در ثمین عربی مترجم ص۱۵۱)

حضرت فاروق رضؓ بھی ہر موقع پر حضرت ابوبکر رضؓ کے مثل اور مشابہ تھے۔ آپ نے ایک مدبر بادشاہ کی طرح رعیت کا انتظام فرمایا۔ آپ ہی کے عہد میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں نے نصرانیوں کے ممالک میں غبار اڑا دی۔ اور دین کے لشکر نے کسریٰ کی ساری شوکت و سطوت پارہ پارہ کر دی اور تصور کی صورتوں کے سوا ان کا کچھ نہیں بچا۔

حضرت عثمان رضؓ

حضرت عثمان رضؓ کے بارہ میں فرمایا:-

"میرے رب نے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ ابوبکر صدیق رضؓ، عمر فاروق رضؓ، اور عثمان رضؓ غایت درجہ ایمان دار اور رشد اور ہدایت سے معمور تھے۔ اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے فضیلت بخشی ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے شیخین (حضرت ابوبکر و عمر) اور ذو النورین (حضرت عثمان) کو اسلام کے دروازے بنایا ہے۔ وہ لشکر خیر الانام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہراول دستے تھے۔"

(ترجمہ سر الخلافہ صفحہ ۹ - ۱۰)

(باقی)

"پاکستان میں احمدیوں پر ظلم"

بنگلہ سے ترجمہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج ــــ کلکتہ

بنگلہ کے نامور اہل قلم شری جسبنو اپادھیائے کلکتہ کے کثیر الاشاعت بنگلہ روزنامہ "آج کل" مجریہ ۱۴ جون ۱۹۸۴ء میں رقم طراز ہیں:۔

"اگر میں یہ کہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے بلکہ ان کو زندگی کی حالت میں رات کی تاریکی میں چھپ کر خاموشی کے ساتھ اتار لیا گیا اور ان کی مرہم پٹی کر کے صحت یاب کر دیا گیا۔ جس کے بعد وہ (حضرت عیسیٰؑ) بہت لمبا سفر پیدل اور اونٹ کی سواری پر طے کر کے ہندوستان کے علاقہ کشمیر اور پنجاب میں آ نکلے اور یہاں زندگی کے آخری ایام گذارے اس بات پر عیسائی مذہب کے ماننے والے دوست تو ضرور ناک بھوں چڑھائیں گے۔ لیکن دانشمند تعلیم یافتہ لوگ مونچھوں پر تاؤ دیکر اس طرح ہنسیں گے جیسے کالے بادلوں میں بجلی چمکتی ہے۔ تاہم میں اپنے معزز قارئین سے عاجزی کے ساتھ کہتا ہوں کہ مندرجہ بالا خیال میرا ذاتی نہیں ہے۔ بلکہ یہ خیال اسلام مذہب کے پیروکار ایک فرقے جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد (۱۸۳۵-۱۹۰۸ء) کا ہے صرف یہی نہیں بلکہ جب مغربی عیسائی اقوام اور ان کے تاجرانہ۔ نو ایجادات کرنے والے اور اسلحہ ساز ترقی یافتہ ممالک کے دباؤ کی وجہ سے سلطنت مغلیہ کی صف لپیٹی جا رہی تھی اور مغربی ایشیا میں اسلامی ترکی مملکت کا درخشندہ سورج غروب ہو رہا تھا اور جب مشرق وسطیٰ کے مذہبی و سیاسی رہنماء جمال الدین افغانی مسلمانوں کی کھوئی ہوئی عزت و اکرام کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے ہتھیار بند ہو کر کافروں کے خلاف اعلان جہاد کر رہے تھے۔ ٹھیک اسی زمانہ میں مرزا غلام احمد نام کے ایک غیر معمولی و حیرت انگیز انسان نے تلوار کی جھنکار کے بدلہ روحانی اور اخلاقی اصلاح کے ساتھ جدید مغربی علوم کے حصول کے لئے قوم کو ابھارا۔ ایک اور حیران کن بات یہ کہ اس غیر تعلیم یافتہ دور میں انہوں نے بے دھڑک اعلان کیا کہ ہندوستان کے کرشن اور عیسائیوں کے عیسیٰ مسیح خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی اور دنیا کے لئے نجات دہندہ تھے۔ ۱۹ویں صدی کے اسی کشمکش کے دور میں جب اسلام رفتہ رفتہ مغربی علوم جدیدہ کے سامنے شکست کھا رہا تھا۔ اسلام [illegible] تاثر و مخالف کرنے کے لئے دو متضاد نظریئے اپنے جاتے تھے۔ اول جمال الدین افغانی اور ان کے ہمنواؤں کا نظریہ جو عقل د[illegible] دانش کی کھڑکیاں اور دروازے بند کر کے اور قدامت پسندی کو اختیار کر کے تاریخ کے اوراق کو ماضی کی طرف بہا لیجانا چاہتے تھے۔ دوسرے نظریہ کے بانی ہندوستان کے سر سید احمد خان اور عرب دنیا کے پاشا کمال اور ترکی کے شیخ محمد عبدہٗ تھے۔ جو مغربی علوم جدیدہ کی خوبیوں کو اپناتے ہوئے اسلام کے احیاء اور غلبہ پر یقین رکھتے تھے اور انہی دو متضاد خیالات و نظریات میں سے مؤخر الذکر خیال کی تائید بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد نے بھی کی۔ اور اس کے ساتھ انہوں نے مسلمانوں میں رائج عقیدہ جہاد کی تعریف بھی کی اپنے تکسے۔ یہی خیال کیا جاتا تھا کہ جہاد سے مراد صرف یہ ہے کہ اسلام کو قائم کرنے کے لئے بے دینوں کے خلاف بزور شمشیر مذہبی جنگ کا اعلان کر دیا جائے لیکن مرزا غلام احمد نے جہاد کی بالکل نئی اور علیحدہ تعریف یہ کی کہ انسان کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے لئے نفس امارہ کو کنڑول کیا جائے۔

مرزا غلام احمد اس ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں پیدا ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی مساوات و اخوت مرزا غلام احمد کے خیالات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے بے دھڑک اعلان کیا کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ہندوؤں اور عیسائیوں کی نجات کے لئے بھی بھیجا ہے۔"

قرون اولیٰ میں اسلام میں جو مساوات اور اخوت پائی جاتی تھی وہی [illegible] مرزا غلام احمد میں آ گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ بانی اسلام حضرت محمدؐ کے دو نام تھے: محمدؐ اور احمدؐ محمدؐ نام سے حضرت محمدؐ کے جلال یعنی بزرگی (Greatness) اور انسانیت مراد ہے اور احمدؐ نام سے مراد ہے کہ حضرت محمدؐ کی خوبصورتی اور خوبیوں کی یاد دلانا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ "حضرت محمدؐ دنیا میں امن۔ اتحاد۔ محبت اور انسانیت قائم کرنے آئے تھے"

جہاں تک مرزا غلام احمد کو مسیح و مہدی کی حیثیت سے قبول کرنے کا سوال ہے تو اس کا فیصلہ مسلمانوں کے علماء ہی کر سکتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کے افراد اپنی مذہبی کتب یعنی قرآن اور حدیث کے حوالہ جات دیکر ہمیشہ ثابت کرتے ہیں کہ "جو امام مہدی کو نہیں مانتا وہ بے دین ہے۔"

دوسری طرف دوسرے [illegible] قدامت پسند مسلمان علماء مذہبی کتب کے حوالے سے مذکورہ دعویٰ کو مکمل رد کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ حضرت محمدؐ ہی آخری مبلغ (خدا کا مذہب کو پھیلانے والے) تھے اور ان کے بعد اور کوئی نہیں۔

ہو سکتا ہے کہ یہ بحث ہزار سال تک چلتی چلی جائے لیکن صورت حال یہ ہے کہ آج ساری دنیا میں ایک کروڑ کی تعداد میں احمدی پھیل چکے ہیں ان میں سے تقریباً نصف احمدی پاکستان میں اور باقی یورپ امریکہ اور دوسری دنیا میں رہ رہے ہیں۔

تاہم پاکستان کی حد تک ایک چھوٹا سوال یہ ہے کہ باوجودیکہ احمدی اپنے آپ کو مسلمان یقین کرتے ہیں لیکن حکومت پاکستان ان کو مسلمان تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے یہاں تک کہ اگر کوئی عام مسلمان کسی احمدی کے گھر پر حملہ کر کے لوٹ مار کرے اور اس کو آگ لگا دے یا اس احمدی کو تلوار سے موت کے گھاٹ اتار دے تو یہ کارروائی ملکی قانون اور مذہبی نقطہ نگاہ سے عین انصاف پر مبنی سمجھی جاتی ہے۔

پیارے قارئین! اگر آپ ہندو ہیں تو آپ کے علم کیلئے عرض ہے کہ ۱۹ویں صدی کے آخر میں سناتن ہندو مذہب میں جو برہمو سماج قائم ہوئی تھی اس میں اور جماعت احمدیہ میں کسی حد تک حیران کن یکسانیت پائی جاتی ہے۔ برہمو سماج کی طرح احمدی بھی مذہب اسلام میں داخل شدہ بدعات کو چھوڑ کر مذہب اسلام کی بنیادی تعلیمات کو ماننے اور ان پر عمل کرنے پر زور دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے جس طرح برہمو سماج والے ہندو سماج کے ہاتھوں ہنسی مذاق اور نقطہ چینی کا نشانہ بنے بالکل اسی طرح احمدی بھی عام مسلمانوں کی تنقید میں ہنسی مذاق نقطہ چینی اور نفرت کا شکار ہو رہے ہیں۔

اس زمانہ میں ہندو سماج میں سب سے پہلے برہمو سماج والے عام ہندوؤں سے پہلے تعلیم کے میدان میں آگے تھے اسی طرح احمدی بھی تعلیم میں عام مسلمانوں سے آگے ہیں علاوہ ازیں برہمو سماج کی طرح احمدی بھی غیر مذاہب کی بنیادی تعلیمات کی عزت و تکریم کرتے ہیں۔

[illegible] ایک زمانہ تھا کہ جب قدامت پسند ہندو برہمو سماج والوں کو ہندو تصور نہیں کرتے تھے۔ جب کہ برہمو سماج والے اپنے آپ کو صحیح ہندو یقین کرتے تھے۔ رفتار کے ہو پہ [illegible] کی مردم شماری کے وقت رابندر ناتھ ٹیگور نے برہمو سماج کے مقلد ہونے کے باوجود اپنے آپ کو ہندو [illegible] تاہم یہی بات ہے کہ عام ہندوؤں نے برہمو سماج سے تعلق رکھنے والوں کو ہندو تسلیم نہ کرنے کے باوجود کبھی ڈنڈے کے زور پر منانے کی کوشش نہیں کی لیکن افسوسناک امر ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف مذمت پسند مسلمانوں نے پاکستان میں بار بار فساد برپا کیا جماعت اسلامی وغیرہ تنگ نظر فرقہ پرستوں نے پاکستانی حکومت پر بار بار دباؤ ڈالا کہ احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کافر قرار دیا جائے۔ چنانچہ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۳ء تک بار بار وسیع پیمانے پر فسادات کئے گئے اور ناظم الدین کی حکومت پر ناحق دباؤ ڈالا گیا لیکن ناظم الدین کی حکومت نے ان کے سامنے سر نہ جھکایا نتیجۃً اس حکومت کو ہی ہٹ جانا پڑا۔

بلکہ ہم یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ ذوالفقار علی بھٹو کا زوال بھی اسی کو جاننے کی وجہ سے ہوئی کہ اس کی حکومت نے احمدیوں کے خلاف جہاد کا اعلان کرنے کی غلطی کی تھی۔

تاہم موجودہ دور میں ضیاء الحق آمرانہ مزاج اور یکطرفہ سوچ رکھنے والے ہیں ملک میں جمہوریت کی تحریک جیسے جیسے منظم ہو رہی ہے اور فوجی حکومت کو اس کے مقابلہ میں ناکامی ہو رہی ہے عوام الناس کی توجہ کو جمہوریت کی موجودہ تحریک سے ہٹانے کے لئے ضیاء الحق احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے پروگرام بنا رہے ہیں۔ اور دریدہ یہ بات سمجھائی جا رہی ہے کہ "پاکستانی اسلامی مملکت" میں احمدیوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

ضیاء صاحب اپنے ذاتی مفاد کے لئے اسلام کی صحیح تعلیمات کو جانتا بوجھ کر بھلا چکے ہیں۔ ملک کے خود یہ شیعہ سنی۔ معتزلی۔ قادری۔ خارجیہ اماحی۔ اسماعیلی۔ [illegible] وہابی صوفی سنوسی وغیرہ [illegible] مختلف قسم کے مذہب اور فرقوں والے مسلمان اپنے آپ کو حقیقی مسلمان تصور کرتے ہیں۔ اور اسی اعتبار سے ان میں سے ہر ایک دوسرے کو بے دین اور کافر سمجھتا ہے۔

مگر جنرل ضیاء الحق ہی نہیں بلکہ موجودہ دور میں مسلمانوں کے بہت سے ہٹ دھرم "امیر" یعنی اسلامی آمر [illegible] والوں کے زیر اثر عام مسلمان [illegible] اسلام کی عظیم [illegible] اور عالمگیر اخوت کو فراموش [illegible] اسلامی مساوات [illegible] کی طرح حکومت کا جوش اور شہرت سے اسلام کی حقیقی

تعلیم کو توڑ مروڑ کر ان سادہ لوح عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں جو انہی پر کامل اعتقاد کرتے ہیں۔

تنگ نظر علماء اسلام کی تعلیم کو کس طرح توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اس کی ایک مثال یہ ہے کہ سنہ ۱۹۵۳ء میں پاکستان پنجاب میں احمدیوں کے خلاف وسیع پیمانے پر فسادات رُونما ہونے کے بعد جب انکوائری کمیشن قائم کیا گیا تو اس کے سامنے مولانا مودودی صاحب نے اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے زوردار مطالبہ پیش کیا تھا۔ اسی ضمن میں مولانا مودودی صاحب سے سوال کیا گیا کہ اگر ہندوستان میں بھی پاکستان کی طرح ہندو مذہب کی بنیاد پر ایک خالص ہندو راج قائم کیا جائے تو کیا آپ کو اچھا لگے گا چنانچہ مولانا مودودی صاحب نے اس کا جو جواب دیا اسکی وجہ سے کمیشن والوں کی عقل دنگ رہ گئی۔ انہوں نے مختصراً مگر واضح رنگ میں جواب دیا کہ "اگر ہندوستان میں بھی ہندو راج قائم ہو جائے تو مجھے بڑی خوشی ہوگی اور یہی نہیں بلکہ اگر ہندو راج کے مطابق بھارت میں مقیم مسلمانوں کے ساتھ شودروں اور ملیچھوں جیسا سلوک کیا جائے اور ہندو راج کے قانون کے مطابق ان مسلمانوں کو ان کی املاک اور جائدادوں سے بھی بے دخل کر دیا جائے تب بھی مجھے ذرہ برابر اعتراض نہیں ہوگا۔

تاہم یہ خوشی کی بات ہے کہ مودودی صاحب کی طرح پاکستان کے تمام لوگ فرقہ وارانہ زہر سے پاگل نہیں ہوئے۔ پاکستان سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج منیر نے اپنی کتاب From Jinnah to Zia میں فرقہ وارانہ فسادات کی مخالفت کی ہے جسٹس منیر کی طرح ہر دانشمند کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ کسی بھی ملک کی اکثریت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرے چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ اس زمانہ میں اسلام بیرونی ممالک میں آہستہ آہستہ ہار مانتا جا رہا ہے (چھوٹی سی اسرائیلی حکومت کے سامنے تمام عرب دنیا کی شکست کا انہوں نے بار بار ذکر کیا ہے) گویا ان حالات میں مسلمانوں نے خودکشی کی راہ اختیار کر لی ہے کیونکہ ہر جگہ اکثریتی فرقوں نے اقلیتی فرقوں کے خلاف حملہ شروع کر دیا ہے۔

جسٹس منیر نے قرآن کی سورۃ البقرہ کی آیت ۱۱ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ فسادات کا خیال اور طریقہ کارگزاری کی ... اور اکثریتی فرقے جو ... رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ... طرف سے مزید درد

ناک سزا ملے گی۔

خلاصہ کلام یہ کہ موجودہ حالات میں احمدیوں کی سالمیت کی کوئی گارنٹی نہیں ہے اکثریتی فرقوں کے مسلمان احمدیوں کے گھروں میں داخل ہو کر ان کی جان و مال کو لوٹ کر ان پر ظلم کر رہے ہیں اور جو احمدی مسجد سے نماز پڑھ کر واپس آ رہے ہوتے ہیں ان کا خون خرابہ کیا جا رہا ہے۔

احمدی عام مسلمانوں کے بالمقابل تعلیمی میدان میں بہت آگے ہیں۔ اور ان کی مالی حالت بھی بہت اچھی ہے چنانچہ فتنہ پرداز لوگوں نے ہٹلر کے زمانہ کے جرمن یہودیوں کی طرح احمدیوں کے جان و مال کو لوٹ کھسوٹ کا نشانہ بنایا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایک آخری سوال یہ رہ جاتا ہے جسکا جواب ہم کو بھی آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر دینا ہوگا۔ وہ یہ کہ اقلیتوں کی حفاظت کی ذمہ داری اکثریت پر ہے اس اصول کو ہندوستان کے ہندو کہاں تک اپنا رہے ہیں؟ قانونی طور پر ہماری حکومت مذہبی امور میں مداخلت نہیں کرتی ہیں، یہ تسلیم ہے۔ لیکن مسلمان اقلیت اور ہریجنوں کی حفاظت کے معاملہ میں ہماری سرکار کہاں تک انصاف کرتی ہے؟ بار بار پہلے فتنہ فساد ہوتے دیکھا ہے اور فسادات بند ہونے پر اصولی طور پر انکوائری کمیشن بھی بٹھائے جاتے ہیں۔ لیکن نتیجہ صفر ہوتا ہے ایک فساد کے زخم ابھی مندمل ہونے نہیں پاتے کہ دوسرا فساد ہو جاتا ہے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اکثر اوقات فسادات نچلے طبقہ کے لوگوں میں ہی ہوتے ہیں اور ہماری سرکار سیکولر ہونے کے باوجود ہم سبھی یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ جمشید پور، حیدرآباد اور بمبئی کے فسادات کے وقت پولیس نے اکثر مفسدوں کی ہی مدد کی ہے۔

دراصل ہماری سرکار میں فتنہ باز طبقہ کو سختی کے ساتھ کچلنے کی طاقت نہیں اور اگر ہوتی تو بمبئی کے فساد میں فسادیوں کے شوسینا کے لیڈر بال ٹھاکرے اب تک جیل ... سے باہر کیوں گھوم رہے ہوتے! اور تمام فتنہ باز پارٹیوں کو اب تک غیر قانونی کیوں نہیں قرار دیا گیا؟ ہندو اور مسلمانوں کے درمیان (ملازمت کا تناسب) قائم ہے۔ لیکن مسلمانوں کو بہت کم ملازمت ملتی ہے۔ میں پیارے قارئین سے گذشتہ ماہ کے اخبار "قافلہ کلکتہ" کو پڑھنے کی گذارش کرتا ہوں اس میں واضح رنگ میں ثابت کیا گیا ہے کہ ہندوؤں کی نسبت مسلمانوں کو غیر معمولی طور پر ملازمت بہت کم دی جاتی ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان (فسادات کے بعد مرہم لگانے کے سوا) واضح اور مثبت رنگ میں محبت و اخوت پیدا کرنا تو دور کی بات ہے خود فتنہ باز عنصر کے خلاف کسی قسم کی کوئی تحریک نہیں چلائی جاتی اس اعتبار سے بھی ہماری سرکار بہت کم توجہ دیتی ہے۔

ایک اعتبار سے یہ بات ہمارے کمیونسٹ بھائیوں کے حق میں ضرور جاتی ہے کہ وہ صحیح معنوں میں سیکولر ہیں چنانچہ دنیا میں جہاں بھی فرقہ وارانہ فساد ہوتا ہے تو وہ اس کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں اور مرفعہ پر ریلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تاہم افسوس کی بات یہ ہے کہ سیاستدان طبقہ ذاتی مفاد کے لئے انسانیت کو بھی چھوڑ بیٹھتا ہے معزز قارئین کو یاد ہوگا کہ قریباً ایک سال قبل میں نے اخبار "آج کل" کے کچھ کالموں میں ایران کے اس وقت کے حالات کو دیکھتے ہوئے ایک مضمون لکھا تھا جسمیں میں نے وہاں کی حکومت بہائیوں پر جو ظلم کر رہی تھی اس کے خلاف لکھا تھا۔ چنانچہ اس پر میرے کچھ کمیونسٹ بھائیوں نے مجھے یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ خمینی سرکار سامراجی طاقتوں کے خلاف ہے میں بذات خود خمینی سرکار کی حمایت کو ناپسند کرتا ہوں لہذا خمینی سرکار اگر سامراجی طاقتوں کے خلاف ہے تو میں اس بات کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکا اور نہ ہی اس کا صحیح رنگ میں اظہار ہی کر سکا۔

بہر حال قارئین پر واضح رہے کہ ٹھیک اس وقت ایران اور سوویت یونین کے آپس میں تعلقات استوار تھے لیکن جب ایران اور رشیا کے تعلقات میں رخنہ پڑ گیا اور ایران کی کمیونسٹ پارٹی پر خمینی حکومت نے ظلم کرنا شروع کر دیا تب میرے کمیونسٹ دوستوں نے محسوس کیا کہ فی الواقع ایران میں اقلیتوں پر ظلم کیا جا رہا ہے

پاکستان میں سرکاری سطح پر اقلیتوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ اسی طرح دنیا کے بہت سے ملکوں میں غیر قانونی طور پر اقلیتوں پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ ہمارے مارکس وادی دوست دراصل انسانیت کی بات نہیں سوچتے بلکہ وہ دیکھتے ہیں کہ رشیا کی حکومت کے ساتھ اس ملک کا کس قسم کا تعلق ہے۔ اسی تعلق کو دیکھ کر وہ یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ کس ملک میں فرقہ واریت ہے اور کونسی حکومت سیکولر ہے۔

غرض جو حالات دنیا میں رونما ہو رہے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے کارل مارکس کی یہ بات یاد آتی ہے کہ "مذہب انسان کے لئے افیون ہے۔" مگر ضروری نہیں کہ یہ بات صحیح ہو کیونکہ کبھی کبھی ہمارے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ مذہب انسان کو سُلاتا نہیں ہے بلکہ انسان کو بسا اوقات جنونی بنا کر بہت خون خرابہ اور بے انصافیاں کرنے میں مدد دیتا ہے۔

ایک دلیل قاطع

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(۱) ما المسیح بن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل (مائدہ: ۷۶)

(۲) وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (آل عمران: ۱۴۵)

اگر حضرت عیسیٰؑ سے پہلے تمام انبیاء کو وفات یافتہ مانا جائے تو کیا وجہ ہے کہ محمد رسول اللہ سے پہلے تمام انبیاء کو وفات یافتہ نہ مانا جائے اور ایک نبی کو مستثنیٰ کیا جائے؟

حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلعم کی وفات کا انکار کیا تو حضرت ابو بکرؓ نے اس آیت سے آپ کی وفات ثابت کی کہ جب آپ سے پہلے سبھی انبیاء وفات پا چکے ہیں تو آپ بھی وفات سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ حضرت عمرؓ نے اس دلیل کو تسلیم کیا اور کسی ایک بھی صحابی نے اختلاف نہیں کیا۔ اگر حضرت عیسیٰؑ آسمان پر یا کسی بھی جگہ زندہ موجود تھے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت سے استدلال نہیں کر سکتے تھے۔ اور نہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی وفات کے قائل ہو سکتے تھے۔ یہ آیت وفات مسیح علیہ السلام کی دلیل قاطع ہے۔

کفار اپنے بزرگوں کو معبود مانتے تھے۔ مسیحی حضرت مسیح علیہ السلام کو معبود مانتے تھے اور مانتے ہیں۔ قرآن کریم نے ان کو اموات غیر احیاء کہہ کر بلا استثناء وفات یافتہ قرار دیا۔

خاکسار:- احمد غفرلہ
ایم۔ اے (فاضل دیوبند) لکھنؤ

قراردادہائے تعزیت

بر وفات حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا

قرارداد تعزیت منجانب صدر انجمن احمدیہ قادیان میٹنگ ریزولیوشن ۱۸۱۰ ام ۲۸/۸/۸۴

رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ کی جانب سے بذریعہ ٹیلیگرام یہ اندوہناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایک طویل اور تشویش ناک علالت کے بعد بعمر تقریباً ۹۰ سال مورخہ ۲۸/۸/۸۴ کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا "حجۃ اللہ" حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی زوجہ اوّل کی اولاد میں سے تھیں۔ آپ کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے چھوٹی بہو ہونے کے ناطے "خواتین مبارکہ" کے اس خوش نصیب اور مقدس زمرہ میں شامل ہونے کا بھی شرف حاصل تھا جنکی نسبت اللہ تعالیٰ نے حضور کو الہاماً یہ خبر دی تھی کہ۔

"تیرا گھر برکتوں سے بھرے گا۔ اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ میں سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی"

(اشتہار ۲ فروری ۱۸۸۶ء)

اہلیہ اوّل سے اللہ تعالیٰ نے حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ کو تین صاحبزادے یعنی حضرت نواب عبدالرحمٰن خان صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت نواب عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ (داماد حضرت اقدس مسیح موعودؑ) اور مکرم عبدالرحیم صاحب خالد مرحوم اور ایک صاحبزادی حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا اولاد عطا فرمائی۔

مختلف قسم کی خاندانی دشواریاں حائل ہونے کے باوجود حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ معجزانہ رنگ میں طے پانے کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۲۴ ہجری کو بعد نماز عصر قادیان میں آپ کا نکاح پڑھا۔ جبکہ رخصتانہ کی تقریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد مورخہ ۹ رمئی ۱۹۰۹ء کو عمل میں آئی۔ اس مقدس رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ آپ کو تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں عطا فرمائیں جن کی اسم وار تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(۲) محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء

(۳) محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب۔ (۴) محترمہ صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ رضی اللہ عنہا

(۵) محترمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ بیگم محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب۔

(۶) محترمہ صاحبزادی امۃ الوحید صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمت درویشان

حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا نہایت درجہ خلیق، ملنسار، عبادت گزار، دعاگو اور بے شمار اوصاف حمیدہ کی حامل انتہائی قیمتی وجود تھیں یہ آپ کے ذاتی اخلاص اپنی اور حسن تربیت ہی کا نتیجہ ہے کہ آج آپکی اولاد اپنے اپنے رنگ میں سلسلہ کی نمایاں خدمات بجا لارہی ہے۔ اللھم زدفزد۔ آپ کا اندوہناک وصال خاندان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور تمام افراد جماعت کیلئے گہرے صدمہ اور ناقابل تلافی نقصان کی حیثیت رکھتا ہے صدر انجمن احمدیہ اس الم ناک سانحہ ارتحال پر جملہ لواحقین و افراد جماعت سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مرحومہ کو اپنے قرب خاص میں بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کے ساتھ اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ

صدر انجمن احمدیہ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کی رپورٹ سے اتفاق کرتی ہے۔ اس قرار داد تعزیت کی نقول سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ آپا طاہرہ مدظلہا اور حضرت سیدہ مرحومہ کے صاحبزادگان و صاحبزادیوں اور لواحقین کی خدمت میں بھجوانے کے علاوہ بغرض اشاعت ہفت روزہ بدر اور سہ ماہی رسالہ مشکوٰۃ کو بھی بھجوائی جائیں۔

قرارداد تعزیت منجانب لوکل انجمن احمدیہ قادیان

قادیان ۲۷ راگست۔ آج ربوہ سے بذریعہ تار یہ اندوہناک اطلاع موصول ہوئی کہ حضرت بوزینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایک طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۴ راگست ۸۴ء کو وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترمہ حضرت بوزینب بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی بڑی دختر تھیں ۱۹۰۶ء میں جب حضرت نواب صاحب موصوف کی اہلیہ دوم محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ کا انتقال ہوا تو حضرت نواب صاحب اپنی اکلوتی بیٹی کی شادی کے متعلق بہت متفکر تھے۔ اور خود حضرت مسیح موعودؑ کو بھی اس معاملہ میں بہت خیال تھا اور اکثر فکر کے ساتھ اس کا گھر میں ذکر فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضور اقدس علیہ السلام ہی کی خاص توجہ سے مورخہ ۱۵ ر نومبر ۱۹۰۶ء کو آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے عقد نکاح میں آئیں۔ مورخہ ۹ رمئی ۱۹۰۹ء کو آپ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ جس کے ساتھ ہی الہام الٰہی کے مطابق آپ ان خواتین مبارکہ میں شامل ہوئیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل بکثرت ہونی تھی

آپ نہایت ہی نیک۔ سادگی پسند۔ غریبوں اور مسکینوں کی ہمدرد، نہایت فیاض اور دعاگو خاتون تھیں۔ سلسلہ احمدیہ اور نظام خلافت سے والہانہ لگاؤ اور وابستگی تھی۔ آپ کے بطن سے تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہوئیں۔ سب سے بڑے صاحبزادے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہیں آپ کی وفات ایسے وقت میں ہوئی ہے جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ملک سے باہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اس ابتلاء کو جلد دور فرمائے اور ساری جماعت کو صبر و رضا سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے

اس جانگداز سانحہ ارتحال پر ہم سب ممبران لوکل انجمن احمدیہ قادیان اپنے درد و غم سے بھرے ہوئے دلوں کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد خصوصاً حضرت سیدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادگان۔

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

۲۔ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء

۳۔ محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب۔ اور۔ صاحبزادیوں :۔

۱۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ

۲۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الوحید بیگم صاحبہ

سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

اس قرارداد تعزیت کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود محترمہ سیدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کے تمام صاحبزادگان و صاحبزادیوں نیز محترم ناظر صاحب خدمت درویشان ربوہ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان اور اخبارات بدر و الفضل کو روانہ کی جائیں۔

منجانب: ممبران لوکل انجمن احمدیہ قادیان
۲۷ ر ظہور (اگست) ۱۳۶۳ ہش ۱۹۸۴ء

دعائے مغفرت

افسوس خاکسار کے والد مکرم محمد مظفر علی صاحب آف پنکال مورخہ ۱۳/۸/۸۴ کو بعمر ۸۰ سال وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم صوم صلوٰۃ کے پابند اور احمدیت کے فدائی تھے مرکزی نمائندگان کا احترام اُن کی خدمت آپکا امتیازی وصف تھا آپ نے ۶۰ سال کی عمر میں قبول احمدیت کی توفیق پائی تھی مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(خاکسار محمد عبدالحق کارکن وقف جدید قادیان)

اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

یادِ رفتگاں

آہ ! میری والدہ محترمہ محبوب النساء بیگم صاحبہ

افسوس ! میری والدہ محترمہ محبوب النساء بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد عبد الجلیل صاحب فیضی وظیفہ یاب حیدر آباد مورخہ ۲۳/۸/۸۵ کی رات دس بجے بعمر ۷۰ سال اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں ۔ اِنّا للہ وانا الیہ راجعون

مورخہ ۲۵/۸/۸۵ بروز جمعہ بعد نماز عصر جماعت احمدیہ بنگلور کے قبرستان میں مرحومہ کی تدفین ہوئی خاکسار کے والد مرحوم نے بنگلور میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد علی گڑھ سے گریجویشن کیا۔ اور حکومت عثمانیہ حیدر آباد میں ملازمت حاصل کی بہت ہی منکسر المزاج کم گو اور خلیق انسان تھے محکمہ میں ہر دل عزیز تھے دفتری کام بہت محنت اور جانفشانی سے انجام دیا کرتے تھے جس کی وجہ سے محکمہ کا بڑے سے بڑا کام بھی آپ سے لیا جاتا رہا آپ کی طبیعت میں تحقیق جستجو اور مختلف علوم کی تلاش کا مادہ تھا جس کے نتیجہ میں حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کی صحبت میں رہ کر احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی اور رفیق حیات کو بھی حلقہ بگوش احمدیت کیا احمدیت کے عاشق اور جانثار تھے سلسلہ کی کتب اور اخبارات کا مطالعہ ہر تحریک میں حصہ لینا اور وظیفہ ملتے ہی سب سے پہلے اپنا چندہ سیکرٹری مال کو پہنچا کر گھر آنا آپ کا معمول تھا۔ قبول احمدیت سے پہلے اپنی بڑی لڑکی کا رشتہ اپنے رشتہ داروں میں کر چکے تھے دوسری لڑکی کی تعلیم حضرت نیر صاحب کے سپرد کی جس کا رشتہ حضرت نیر صاحب کی ایما پر شہر بنگلور کے ایک مخلص خاندان میں ہوا۔ والدہ مرحومہ سلسلہ کے کاموں میں خصوصاً بزرگان سلسلہ کی مہمان نوازی میں ہمیشہ پورا پورا تعاون کرتیں اور ہر تحریک میں حصہ لیتی تھیں۔ صوم صلوٰۃ کی پابند تھیں ہر ایک کو وعظ و نصیحت اور ہر ایک سے حسن سلوک سے پیش آنا آپ کا معمول تھا آخری وقت تک ہر چھوٹے بڑے سے محبت کا اظہار کرتی رہیں۔ احمدی و غیر احمدی سبھی عورتیں اور بچے آپ کے اخلاق سے متاثر تھے آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی اللہ تعالیٰ آپ کو غریقِ رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین

خاکسار اختر بیگم اہلیہ ڈی۔ ایم بشیر احمد صاحب بنگلور

مرحوم خالہ زاد بھائی مکرم عبد الحلیم صاحب کی یاد میں

فرمان نبوی ہے کہ اپنے مُردوں کو

ان کے اخلاق حسنہ کے ساتھ یاد کیا کرو۔ سو خاکسار اپنے خالہ زاد بھائی مکرم عبد الحلیم صاحب مرحوم جو ماہ نومبر ۱۹۸۳ء میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے کی بعض نیک یادوں کو سپرد قلم کر کے احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق ۔

میرے بھائی بفضلہ تعالیٰ صرف پیدائشی احمدی ہی نہ تھے بلکہ احمدیت کے تعلق سے بہت زیادہ جوش و خروش بھی رکھتے تھے۔ فرمانِ نبوی "عودوا المریض" کی تعمیل میں جب بھی کوئی مسلمان بھائی بیمار ہوتا آپ اس کی عیادت کرنے میں پہل کرتے اور مریض اور اس کے اہل کی غمخواری کر کے ان کی ڈھارس بندھاتے۔

اسی طرح جماعتی طور پر جب کبھی کسی جلسے کا اہتمام کیا جاتا آپ لوگوں کو جمع کرنے میں خاص دلچسپی لیتے ۔ امانت اور دیانت داری آپ کا نمایاں وصف تھا۔ مرحوم کے پاس ... نکالنے کا ایک کو لہو تھا۔ لوگ دور دراز سے آپ کے پاس آتے اور ... آپ کے سپرد کر کے اطمینان سے چلے جاتے ۔ خدمت خلق کا جذبہ ... کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا حتی المقدور اس کوشش میں رہتے کہ خدمت خلق کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ پائے ۔ اگر کسی دوست سے ناراضگی یا ناچاکی ہو جاتی تو آپ ... صلح کرنے میں پہل کرتے اور انتہائی خندہ پیشانی سے پیش آتے ۔ ... نسبتی ... کی روشنی میں مرحوم ایفاء عہد اور لین دین کے ... رکھتے تھے الغرض یہ وہ یادیں ہیں جن کو یاد کر کے

دل غمزدہ اور آنکھیں اشکبار ہیں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکیاں (جو بیاہی جا چکی ہیں) اور ایک متبنیٰ مکرم عبد المنان صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے ۔ امین

(خاکسار شریف احمد صدر جماعت احمدیہ چار کوٹ علاقہ پونچھ)

آہ میری نانی جان محترمہ

میری نانی جان محترمہ خاتون بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سیف اللہ صاحب مرحوم ایک لمبی علالت کے بعد بعمر ۸۰ سال مورخہ ۲/۸/۸۴ کو اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بلانے والا ہے سب سے پیارا ٭ اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

نانی جان صوم صلوٰۃ کی پابند تہجد گذار اور دعا گو خاتون تھیں ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام سے بے حد محبت و عقیدت تھا ۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ مبارک میں جب پیغام احمدیت سونگڑہ میں پہنچا تو منکرین احمدیت نے جو جو ظلم ڈھایا اُس کا نشانہ مرحومہ بھی بنیں ازاں بعد خاکسار کی والدہ محترمہ صوفیہ خاتون صاحبہ کی عین عالم جوانی میں وفات کے صدمہ نے نانی جان کی کمر توڑ دی جسم نڈھال ہو گیا اور بینائی بھی ختم ہو گئی ۔ ابھی اس غم کو بھی بارہ سال ہی گذرے تھے کہ آپ کے بڑے داماد مکرم سیٹھ عبد الحمید صاحب مرحوم کی وفات ہو گئی ۔ آنکھوں کے سامنے ایک جوان سال بیٹی اور بڑے داماد کی ناگہانی وفات سے نانی جان پر گویا غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا مرحومہ میرے لئے ہمیشہ یہی دعا کرتی رہیں کہ اے خدا ! میرے سیفو کے ہوشمند ہونے تک مجھے زندہ رکھیو۔ اللہ پاک نے آپ کی دعا سنی خاکسار میٹرک کے امتحان میں شریک ہونے جا رہا تھا کہ مورخہ ۲/۸/۸۴ کو میری نانی جان ہم سبھوں کو افسردہ و غمگین بنا کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں ۔

نانی جان بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں ۔ مہمان نواز اور مسکین پرور تھیں۔ سلسلہ کی کتب اور کتب احادیث کا کثرت سے مطالعہ کرتی تھیں دینی علم حاصل کا بے حد شوق تھا ۔ اس لئے ان کے پاس سلسلہ کی کتب کا بہت بڑا ذخیرہ تھا ۔ یادداشت بہت ہی اچھی تھی اکثر حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ خسر محترم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سونگڑہ تشریف لانے کے ایمان افروز واقعات سنا کر ہمارے ایمانوں کو تازہ کرتیں خصوصاً حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب دردؓ ۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت مولانا عبد الغفور صاحبؓ بہاولپوری جیسے جلیل القدر صحابہ کرام کے واقعات بہت مزے لے لے کر سناتیں ۔ مرحومہ کو شعر و شاعری کا بھی شوق تھا ۔ لجنہ اماء اللہ سونگڑہ کی ایک فعال رکن تھیں ۔ مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمت سلسلہ بجا لاتی رہیں ۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا مکرم معشوق علی صاحب مقیم کلکتہ اور ایک لڑکی محترمہ نجم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ عبد الحمید صاحب مرحوم سونگڑہ بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ۔

خاکسار ۔ سیف الرحمٰن احمدی سونگڑہ (اڑیسہ)

تشکر و اعتذار

خاکسار کے بیٹے عزیز شرافت محمد مرحوم کی ایک قاتلانہ حملہ کے نتیجہ میں انتہائی اندوہناک وفات پر بہت سی جماعتوں اور احمدی بہن بھائیوں کی طرف سے تعزیتی خطوط موصول ہو رہے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا ہمارے بس میں نہیں ۔ لہٰذا خاکسار ان سطور کے ذریعہ اپنی اور اپنے تمام سوگوار افراد خاندان کی طرف سے ان تمام بہن بھائیوں اور احمدی جماعتوں کی دلی ہمدردی اور تعزیت کا شکریہ ادا کرتی ہے اور عزیز مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات ہم سب افراد خاندان خصوصاً میرے ضعیف العمر والدین اور شوہر جن پر اس صدمہ کا گہرا اثر ہے کو صبر جمیل اور عزیز مرحوم کا نعم البدل عطا ہونے نیز اللہ تعالیٰ کی رضاء کی راہوں پر چلتے ہوئے بیش از بیش خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق پانے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہے ۔

خاکسار جمیلہ بی بی کیرنگ بنت مکرم ... اسماعیل صاحب موبھنڈار (اڑیسہ)

موصی صاحبان، عہدیداران اور مبلغین کرام متوجہ ہوں

دفتر ہذا کی طرف سے فارم اصل آمد ہر سال موصی صاحبان کی خدمت میں عہدیداران جماعت کی وساطت سے بھجوائے جاتے ہیں اور جن موصی صاحبان کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر واپس دفتر ہذا میں موصول ہو جاتے ہیں ان کو سالانہ حساب بنا کر بھجوا دیا جاتا ہے مگر ایک خاصی تعداد موصیان کی ایسی باقی رہ جاتی ہے جو فارم اصل آمد پُر نہیں کرتی جس کی وجہ سے ان کے حسابات نامکمل رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں قاعدہ ۹۰ب کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے اور موصی جو رقم بھی حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہے اس کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہوگا۔ جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار نہیں بن سکے گا۔"

اسی دوران میں بعض موصی صاحبان کی وفات ہو جاتی ہے اور اُن کے اقرباء ان کا تابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ قادیان لے آتے ہیں اور متعلقہ موصی کے حسابات بوجہ فارم اصل آمد پُر نہ کرنے کے نامکمل ہوتے ہیں اور قواعد کی رو سے بہشتی مقبرہ میں تدفین میں روک پیدا ہوتی ہے جو دفتر اور موصی کے اقرباء دونوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔

اس لئے عہدیداران جماعت اور مبلغین سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ بار بار اپنے خطبات جمعہ میں اس امر کو واضح کریں۔ اور کوشش کریں کہ ان کی جماعت کے موصی صاحبان کے فارم اصل آمد سو فیصد پُر ہو جائیں۔

قاعدہ ۹۰ب کی تعمیل میں ایسی وصایا منسوخ بھی ہو سکتی ہیں اس لئے موصی صاحبان پر اس سلسلہ میں پوری وضاحت ہو جائے اگر فارم پُر کرنے میں کوئی معذوری ہو تو اس کو دفتر ہذا کے علم میں لا کر مہلت حاصل کی جا سکتی ہے۔

صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان

تصانیف حضرت مسیح موعودؑ اور تفسیر کبیر کے خریداران کے لئے

خوشخبری

حسب منشاء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کا تمام بنیادی لٹریچر ہر احمدی کو مہیا کرنے کے لئے ایک جامع منصوبہ بنایا جا رہا ہے پہلے مرحلہ پر حضرت مسیح موعودؑ کی جملہ تصانیف (۲۳ جلدیں) ملفوظات (۱۰ جلدیں) اشتہارات (۳ جلدیں) اور حضرت المصلح الموعودؓ کی تصنیف فرمودہ تفسیر کبیر کی ۱۰ جلدوں پر مشتمل ۴۶ جلدوں کا سیٹ طبع کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ابتدائی اندازے کے مطابق ۴۶ جلدوں پر مشتمل سیٹ کی قیمت ۲۵۰۰/- روپیہ کے قریب بنتی ہے۔

اس لئے عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے منشاء کو سمجھتے ہوئے اپنی جماعتوں میں تحریک فرماویں کہ احمدی احباب اپنے لئے اور جماعتیں جماعتی لائبریری کے لئے یہ سیٹ ضرور خریدیں اور اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ سیٹ خریدنے کی خواہش رکھنے والے احباب اور جماعتیں جلد سے جلد اپنے نام نظارت ہذا کو مطلع کریں تا کہ فہرست تیار کر کے اس کے مطابق کتب کی اشاعت ہو سکے۔

احباب ان کتب کے لئے رقوم محاسب میں امانت تبلیغی کتب میں بھجوائیں۔ جو احباب قسطوں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶ر ۲۷ر اور ۲۸ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۲۴ر ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ ناظمین اعلیٰ، ناظمین ضلع اور جملہ زعماء کرام خود یا اپنے نمائندگان اس اجتماع میں بھجوانے کے لئے ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ نیز چندہ اجتماع کی فراہمی کی کوشش بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

احمدیہ مسلم کانفرنس اتر پردیش

۲۰ر ۲۱ر اکتوبر کی تاریخوں میں کانپور میں منعقد ہوگی

احباب جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل اتر پردیش احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ۲۰ر ۲۱ر اکتوبر بروز ہفتہ و اتوار "کانپور" میں منعقد ہوگی۔ احباب کانفرنس کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ کانفرنس کے اخراجات کے لئے جماعتیں فنڈ بھی فراہم فرمائیں۔

کانفرنس کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مکرم ظفر عالم خان صاحب صدر مجلس استقبالیہ
2/99 کھنڈال بازار نیو بیوپہ زینی۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

سے رقم دینا چاہتے ہیں وہ بھی اپنی قسط بھجوانا شروع کر دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

متقی کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے خداداد رزق اور مال سے دین کی خدمت کرتا ہے

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

پروگرام دورہ مکرم نور الدین صاحب انور دہلوی بطور انسپکٹر تحریک جدید

برائے صوبہ جموں کشمیر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ جموں و کشمیر کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مکرم نور الدین صاحب انور دہلوی مکرم مولوی محمد انور صاحب سابق مبلغ سلسلہ احمدیہ جموں کے ہمراہ درج ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ جات تحریک جدید کے سلسلہ میں دورہ شروع کر رہے ہیں جملہ عہدیداران جماعت مخلصین و معلمین سے تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان			۱۰-۹/۸۴	رشی نگر	۲۱/۹/۸۴	۲	۲/۱۰/۸۴
جموں	۱۰-۹/۸۴	۱	۱۱ ۹/۸۴	آسنور کوریل	۲	۳	۵
بھدرواہ	۱۱	۲	۱۴	اسلام آباد	۵	۱	۶
سرینگر	۱۴	۳	۱۷	جموں	۶	۱	۷
ناسنہ گام نزکپورہ	۱۷	۲	۱۹	پونچھ	۷	۱	۸
سرینگر	۱۹	۱	۲۰	درہ دلیاں	۸	۱	۹
ہاری پاری گام	۲۰	۱	۲۱	شپنیدرہ	۹	۱	۱۰
اسلام آباد بیہہ بہاک	۲۱	۱	۲۲	پھانہ تیر سلوہ	۱۰	۲	۱۲
کنی پورہ	۲۲	۲	۲۴	گورسائی	۱۲	۱	۱۳
شورت	۲۴	۲	۲۶	نوہارکہ کالابن	۱۳	۲	۱۵
یاڑی پورہ	۲۶	۲	۲۸	چارکوٹ	۱۵	۲	۱۷
نونہ ڈی بچھ بیرجیہ	۲۸	۱	۲۹	بلہانوں دوال	۱۷	۱	۱۸
ماندوجن	۲۹	۱	۳۰	جموں	۱۸	۱	۱۹
شوپیاں سانملو	۳۰	۱	۳۱	قادیان	۲۰	—	—

درخواست ہائے دُعا

(۱) جماعت احمدیہ سکندر آباد کے ایک مخلص دوست مکرم حنیف احمد صاحب کرشما ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہو کر ہسپتال میں داخل ہیں مرض ابھی ابتدائی مراحل میں ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔ نیز آپ کے اہل و عیال اور والدین کو بھی ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (خاکسار یوسف احمد الہ دین سکندر آباد)

(۲) مکرم عطاء الٰہی خان صاحب فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) اپنی پھوپھی محترمہ عطیہ نادر صاحبہ آف لندن، مکرم رشید خان صاحب مکرم خوداد خان صاحب مکرم عبد الصبور صاحب اور مکرم ابعد احمد خان صاحب آف مغربی جرمنی کی صحت و عافیت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

(۳) مکرم مبارک احمد صاحب بنگلور کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں موصوف مختلف مدات میں بیس روپے ادا کر کے اپنی کامل و عاجل شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(خاکسار محمد حفیظ اللہ سیکرٹری مال بنگلور)

(۴) محترمہ طاہر بخش صاحبہ شیموگہ اپنے بیٹے کی امتحان میں نمایاں کامیابی، والدہ مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات اور اپنے شوہر مکرم سید اللہ بخش صاحب کا حج مقبول ہونے ان کی درازی عمر اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(ادارہ)

(۵) مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب آف ماندوجن کی جوان سال بیٹی عزیزہ امۃ الباسط سلمہا شدید بیمار ہے اور پچھلے دو ماہ سے سرینگر میڈیکل انسٹی ٹیوٹ میں داخل ہے قارئین دعا کریں کہ شافی مطلق خدا عزیزہ موصوفہ کو جلد کامل شفا عطا کرے آمین (خاکسار عبد الحکیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور)

(۶) [illegible] میرے بیٹے عزیز سید میر افضل سلمہ کی اہلیہ امید سے ہیں نیک صالح و [illegible] اولاد [illegible] ولادت ہونے نیز اپنی اور اپنی اہلیہ کی صحت و عافیت اور رضاء الٰہی"

عظیم الشان خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۶ جولائی ۱۹۸۴ء کے خطبہ جمعہ میں احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"اے خدا کے بندو! تم پر جو خدا ظاہر ہو گا وہ عام انسانوں کی طرح کا خدا نہیں ہو گا وہ عظیم اور قوی خدا ہے جو تم پر ظاہر ہونے والا ہے۔ اور تم یہ جلوہ دکھانے والا ہے اور کوئی دنیا کی طاقت اس تقدیر کو بدل نہیں سکتی آپ عزت اور شرف کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں۔ اور عزت اور شرف کے مقام پر فائز کئے جائیں گے۔ آپ قوتوں اور عزتوں کی خاطر بنائے گئے ہیں اور قوتوں اور عزتوں کے مقام پر فائز کئے جائیں گے۔ یہ ہو کر رہے گا اور کوئی نہیں جو اس خدائی تقدیر کو بدل سکے۔"

(بدر ۱۶ اگست ۱۹۸۴ء صفحہ ۶)

یہ خوشخبریاں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے مالی قربانیوں میں حصہ لیں۔ اپنے ذمہ لازمی چندہ جات اپنی صحیح آمد پر باقاعدہ اور باشرح ادا کریں پورے اخلاص اور شرح صدر کے ساتھ چندہ جات کی ادائیگی آپ کے رزق اور اموال میں خیر و برکت کا موجب ہو گی اور خوشخبری کی اس مبارک گھڑی کو قریب تر لانے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول میں ممد ثابت ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں و انعامات سے نوازے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

جماعت احمدیہ کو قائم رکھنے والے لوگ

حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"جن کے دل میں مرض ہو ان کے پاس اگر کروڑوں روپیہ ہو تب بھی وہ یہی کہیں گے کھانے کو ملتا نہیں۔ چندے کہاں سے دیں۔ لیکن مومن کے پاس کچھ بھی نہ ہو تو بھی یہی کہے گا کہ قسم اللہ میں حاضر ہوں جن کے ذریعہ فتح ہو گی وہ وہی ہیں جن کے دل ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں جو مشکلات اور تکالیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں انہی لوگوں کی کوشش سے فتح ہوتی ہے اور انہی لوگوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعت احمدیہ کو قائم رکھنے والے یہی لوگ ہیں جو مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے۔"

اے مومنو! اپنے اولوالعزم امام کے لئے دعائیں کرتے ہوئے اس خدائی تحریک (یعنی تحریک جدید) پر ایسا لبیک کہو جو ایک مومن کی شان کے شایان ہے

وکیل المال تحریک جدید قادیان

"کی راہوں پر چلنے کی توفیق پانے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ڈاکٹر سید حمید الدین احمد جمشید پور)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۸۴ء بروز اتوار عزیزہ فرید احمد ڈار صاحب ابن مکرم سعید احمد ڈار صاحب کا نکاح مکرم خواجہ نذیر احمد ڈار صاحب کی بیٹی عزیزہ شائستہ فرید سلمہا کے ساتھ مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون صدر جماعت احمدیہ آسنور نے پڑھا۔ اسی روز برات مکرم نذیر احمد ڈار صاحب کے گھر گئی اور وہاں دعا ہوئی اور بچی کو رخصت کیا گیا۔ برات کے استقبال میں خاکسار اور مکرم بشارت احمد ڈار صاحب نائب صدر اور سیکرٹری امور عامہ شامل ہوئے عزیز فرید احمد ڈار صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر پچیس روپے مختلف مدات میں ادا کئے قارئین دعا کریں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے موجب برکت ہو۔ آمین

(خاکسار عبد الحکیم قائد مجلس آسنور کشمیر)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ۔ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. Co.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
5, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF ▶
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
MADE OF PURE GOLD & SILVER (AND) ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES
PLEASE CONTACT:-
KASHMIR JEWELLERS,
OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN - 143516.

"مَیں وُہی ہُوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام ص۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی بون مل
نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD. CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23 - 5222
23 - 1652 ٹیلیفون نمبر :-
آٹو ٹریڈرز
16 - مینگو لین۔ کلکتہ - 700001
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت
اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS
D 2/54 (1)
MAHADEVPET.
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LAIN.
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس
سکول بیگ۔ ائیربیگ۔ ہینڈبیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
بیلٹ کے مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - 205 نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ 700017 فون نمبر:- 434717

یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سنا کسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گلزار الیکٹرانکس
اینڈ سٹیریو ورلڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی **اوشا** پنکھے اور سلائی مشین کے سیل اینڈ سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"
(کشتی نوح)

پیشکش:-
ROYAL AGENCY
C.B. CANNANCRE – 670001
H.O. PAYANGADI – 670303 (KERALA)
PHONE :- PAYANGADI – 12. CANNANOR – 4498.

حیدرآباد میں　　فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمدیہ ہیرنگ ورکشاپ آٹو موٹو

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم)

ٹیلیگرام "ALLIED"　　فون نمبر:- 42916

الائیڈ پروڈکٹس

سب لائنرز - کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

پتہ
نمبر ۴۹-۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!